بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
جلد ۱۷ | شمارہ ۵۲

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

بجرام کر وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ رفتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۸ رفتح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج صبح نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور نے مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر مشتاقین حضرات کو شرفِ ملاقات بخشا۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ عطا فرمانے کے بعد خاصی دیر اُن سے گفتگو بھی فرمائی۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال ربوہ تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

قادیان ۲۴ رفتح - آج صبح ساڑھے آٹھ بجے ہندوستانی احمدی احباب کا ایک قافلہ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر قادیان سے بسوں پر روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور جلسہ کی برکات سے سب کو وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

۵ رشوال ۱۳۸۸ھ | ۲۶ رفتح ۱۳۴۷ ہش | ۲۶ ردسمبر ۱۹۶۸ء

رمضان المبارک کی ایک ماہ تربیت کے بعد مومن کا دستور العمل

از محترم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم چمبہ

رمضان المبارک کا مقدس ومطہر مہینہ ختم ہوگیا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس مبارک مہینہ کے فیوض و برکات سے خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے اس سے فائدہ اٹھایا اور اپنے مالکِ حقیقی کی خوشنودی کے لئے جدّ وجہد کرتے رہے۔ ان کے دل آج شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہیں۔ کہ خداوند قدوس نے انہیں روزے کے التزام اور متعلقہ احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشی۔

حقیقی عید

انہی مومنین کی ہے جنہوں نے رمضان المبارک کے روزے اس اُمید و رجا سے رکھے کہ تا وہ "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" کی خلعتِ عظیمہ سے سرفراز کئے جائیں۔ خدا کرے کہ عید کا چاند ان کے لئے رضاء الٰہی کا پیغام بن کر آیا ہو۔ مہینہ بھر کی ٹریننگ میں انہوں نے اس بات کو بخوبی سمجھ لیا کہ روزہ دراصل روحانی ترقیات کا موجب ہے۔ جس کی جزا خود خدا تعالیٰ ہی تھا۔ جیسا کہ خداوند کریم روزہ داروں سے فرماتا ہے "اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ" یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا۔

رُوحانی ٹریننگ کا مقصد

رمضان المبارک کے چند گنتی کے دِنوں میں ہمیں جو ٹریننگ دی جاتی ہے اس کے بہت سے مقاصد ہیں خدا تعالیٰ ہمارے روزمرّہ کے دستور العمل کو بالکل بدلا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ اُس نے وہ جائز اور حلال اشیاء جن کو ہم آزادی سے استعمال کرتے تھے ان سے ایک وقتِ معینہ تک روک دیا۔ اور ہمارے کھانے پینے کے اوقات کو بھی بدل دیا۔ اور دنیاوی جھگڑوں میں پڑنے سے منع کر دیا۔ اور یہ اس لئے کیا گیا تا ہمارے اخلاق و عادات کی سابقہ عمارت کو گرا دیا جائے اور اس کی جگہ تقویٰ و پرہیزگاری کی بنیادوں پر قائم کر کے "صِبْغَۃَ اللّٰہِ" کا خوبصورت رنگ چڑھا کر جدید عمارت کھڑی کی جائے اور نیک اعمال و عادات کی تجدید کے ساتھ ہماری رُوحیں صیقل ہوں۔ رمضان کے مہینہ بھر کی عملی ٹریننگ باقی سال کی عملی زندگی میں نیکی کی راہ ہموار کرنے والی ہو۔

۱ــــ روزہ رُوحانی ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے فرض روزوں کے بعد نفلی روزے رکھنے زیادہ مفید ہیں۔ جیسا کہ سلف صالحین کا طریق رہا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے چھ روزے رکھنے کی خصوصیت سے تلقین فرمائی ہے۔ اسی طرح ہر مہینہ میں تین روز ۱۳ر، ۱۴ر، ۱۵ر تاریخ کو بھی روزہ رکھنا سنّتِ نبوی ہے۔ ایسے روزوں کو ایامِ بیض کے روزے کہا جاتا ہے۔ اسلئے کہ یہ تینوں روزے چاندنی راتوں کے وقت ہوتے ہیں۔ چونکہ ایک نیکی کا دس گنا جزاء ہے اس طرح ایک ماہ میں تین روزے رکھنے والا ثواب کے لحاظ سے گویا پورے ماہ کا روزہ دار بن جاتا ہے۔

۲ــــ روزہ کے دنوں میں نمازِ تہجد کا خاص طور پر پڑھنا روزہ دار کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ پس تہجد کے نوافل ہمیشہ ہی پڑھتے رہنے کا التزام کرنا چاہیئے۔ تا فرائض میں جو کمی رہ جاتی ہے نوافل سے پورا کئے جانے کی گنجائش نکل سکے۔

۳ــــ درود شریف۔ تسبیح و تحمید کثرت سے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا"
کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

۴ــــ روزہ کے دنوں میں خصوصیت سے لڑائی جھگڑے۔ لغویات اور ناپسندیدہ حرکات سے روکا گیا تھا۔ اس لئے مومن کے لئے ساری عمر ہی ان پر عمل پیرا رہنا اس کی ساری زندگی کو تقویٰ کی زندگی بنا دیتا ہے۔

۵ــــ رمضان میں کثرت سے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر یہ چیز کوئی رمضان ہی سے مخصوص نہیں بلکہ یہ تو ایک قسم کا چسکا لگایا گیا ہے۔ مومن کا کام ہے کہ اپنے خدا سے مانگتا رہے۔ کیونکہ اس نے خود وعدہ فرمایا ہے کہ:
"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ"
کہ جب بھی پکارنے والا مجھے پکارے گا میں اس کی پکار سنوں گا۔ اس کی حاجات و ضروریات کو پوری کروں گا۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ دُعا کرنا ہی اصل عبادت ہے۔ اور انسان کی ساری زندگی کا مقصد ہی عبادت ہے، جیسا کہ فرمایا ہے:
"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ"

۶ــــ رمضان المبارک کے مہینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ اور آخری عشرہ کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ کا یہ عمل تیز آندھی کی مانند ہو جاتا تھا۔ غرض اس مبارک ماہ آپ کثرت سے خیرات کیا کرتے تھے۔ اس اسوۂ حسنہ کو سال کے دیگر ایام میں بھی ویسے ہی مدّنظر رکھنا موجب ترقیات ہے۔

۷ــــ رمضان میں تلاوتِ قرآن کریم کثرت سے کی جاتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ فرماتے ہیں:
"مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْهَا اُلْبِسَ وَالِدَہٗ تَاجًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ..." الخ
کہ جو شخص قرآن کریم پڑھے اور اس پر عمل کرے قیامت کے روز اس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہوگی۔ اسلئے رمضان کے بعد باقی ایام میں بھی تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے پڑھنے پڑھانے کا التزام بہت سی برکات کا باعث ہے۔ بلکہ قرآن کریم کے جملہ احکام ہماری عملی زندگی کا لائحہ بن کر ساری زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہم سب کو قرآن کریم کے جملہ احکام پر زندگی بھر عمل کرنے کی توفیق بخشتا چلا جائے۔ اور ہم سب کی زندگیاں اُس کی رضاء اور خوشنودی کے تحت گذریں آمین ؎

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ رفتح ۱۳۴۷ ہش

قادیان میں رمضان شریف اور عید الفطر کی مبارک تقریبات

رمضان شریف اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آیا۔ ہر مومن مرد اور عورت نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش کی۔ اللہ تعالےٰ سب کے لئے موجب فضل اور رحمت بنائے۔

مقامی طور پر قادیان میں انفرادی عبادتوں، ذکر اذکار کے علاوہ اجتماعی طور پر دونوں مرکزی مساجد میں حسب سابق نماز تراویح کا التزام رہا۔ مسجد مبارک میں سحری کے وقت اور مسجد اقصےٰ میں عشاء کی نماز کے بعد۔ صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے ۲۳ ویں روزے تک درس الحدیث دیا اور آپ کے ربوہ تشریف لے جانے پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے یہ خدمت سرانجام دی جبکہ مسجد اقصےٰ میں راقم الحروف کو درس الحدیث دینے کی سارا ماہ صیام سعادت حاصل رہی۔ نماز ظہر تا عصر مسجد اقصےٰ میں روزانہ قرآن کریم کا درس حسب سابق جاری رہا۔ پہلے روزانہ قریبًا ایک سپارہ کی تلاوت اس کے بعد اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر کی جاتی رہی۔ پہلے پانچ روز محترم صاحبزادہ صاحب نے درس دیا۔ بعدہ مدرسہ احمدیہ کے جملہ اساتذہ کرام کو باری باری قرآن کریم کے کچھ حصّہ کا درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس طرح قرآن کریم کا ایک دَور اس مجلس میں بھی رمضان شریف کے دنوں میں مکمل ہوگیا۔ ۲۹ر رمضان المبارک بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں درس القرآن کے اختتام پر حسب سابق حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا فرمائی جس میں مقامی احباب و خواتین نے بڑی کثرت کے ساتھ شرکت کی۔

مورخہ ۲۲ر فتح (دسمبر) کو عید الفطر ہوئی۔ عید کی نماز پارک خواتین نزد بہشتی مقبرہ میں مسنون طریق پر حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ آخر میں اجتماعی دعا ہوئی۔ احباب نے ایک دوسرے کو عید مبارک کہی۔ باہمی مصافحہ معانقہ کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

"اِسرائیل کے مصری جاسُوس"

مندرجہ عنوان سے اخبار الجمعیۃ دہلی مجریہ ۷ر دسمبر ۱۹۶۸ء میں ایک شذرہ شائع ہُوا ہے۔ جس میں معاصر رقمطراز ہے:

"قاہرہ میں صدر ناصر نے عرب سوشلسٹ یونین کے ایک ہنگامی اجلاس میں کہا کہ ملک میں اسرائیلی جاسوسوں کے ایک گروہ کا پتہ لگایا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ جاسوسوں کو رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ دوسرے شخص کو اس وقت پکڑا گیا جب وہ قاہرہ سے روانہ ہونے ہی والا تھا —— یہ شخص سابق فوجی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اب بھی کچھ مصری دباؤ اور دھمکی کے تحت اسرائیل کے لئے کام کر رہے ہوں۔ ایک غیر سرکاری ذریعہ کے مطابق کچھ مصری صحافی بھی جاسوسوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک مصری کو جو ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے قاہرہ کے دفتر میں کام کر رہا ہے گرفتار کر لیا گیا!

صدر ناصر کے انکشافات سے صاف ظاہر ہے کہ یہ تمام جاسوس مصری ہیں یہ لوگ اسرائیل کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور اُسے مصر کے خفیہ راز دے رہے ہیں۔ بقول صدر ناصر گذشتہ ہفتہ اسکندریہ میں طلباء کا ہنگامہ ہوا اس میں بھی غیر ملکی ایجنٹوں کا ہاتھ تھا۔ کیا وجہ ہے کہ مصر، اُردن اور شام و عراق میں رہنے والے یہودی اسرائیل کی جاسوسی نہیں کرتے؟ اگر یہ یہودی چاہیں تو عرب ممالک اسرائیل کے خفیہ فوجی رازوں سے آگاہ کر سکتے ہیں، اسرائیل میں رہنے والے وہ عرب یہودی جو اسرائیل سے بےحد ناراض ہیں وہ بھی اسرائیل میں عربوں کو خفیہ راز بہم پہنچانے کے جرم میں گرفتار نہیں کئے گئے۔ اسرائیل کا ایک یہودی بھی اپنے ملک کے حق میں غدار نہیں نکلا۔ یہ جاسوسی بھی بدبخت مصری عربوں کی قسمت میں لکھی ہے۔ اگر اسرائیل نے عربوں کے جنگی قیدیوں کو جاسوسی کے سبق دے کر رہا کیا تھا تو مصر نے اسرائیلی جنگی قیدیوں کو جاسوسی کا سبق کیوں نہ دیا اور انہوں نے رہائی پا کر اور اسرائیل پہنچ کر مصر کے لئے جاسوسی کیوں نہ کی؟

جس ملک میں اپنے ہی لوگ اپنے ملک سے غداری کریں وہ اپنا بچاؤ کب تک کرے گا۔ جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں بھی مصری افسروں نے اسرائیل سے مل کر غداری کی اور تمام عرب ممالک کو شکست دلائی، آج بھی یہی لوگ مصر کے خلاف اسرائیل کے لئے جاسوسی کر رہے ہیں۔ اور صدر ناصر اس کے سوا کچھ نہیں بتاتے کہ جن جاسوسوں کا پتہ لگا گیا ان کی گرفتاری عمل میں آ گئی۔ صدر ناصر ذرا اُن یہود عورتوں کی چھان بین بھی کریں جن سے مصر کے اعلےٰ اور فوجی طبقہ نے شادیاں کر رکھی ہیں۔"

کس قدر افسوسناک، اور چونکا دینے والے ہیں یہ انکشافات!! معاصر الجمعیۃ کا یہ لمبا شذرہ ہم نے صرف ریکارڈ کے لئے پورے کا پورا نقل کر دیا ہے۔ یہ بات تو واضح ہوگئی کہ اسرائیل کے لئے جاسوسی کون کر رہے ہیں۔ اور ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں کس نے غداری کی؟ —— اب کہاں ہیں ماہنامہ شبستان دہلی کے وہ نام نہاد محقق صاحب جس نے ماہ اکتوبر ۶۸ء کے پرچہ میں بے گناہ جماعتِ احمدیہ کے بارے میں بہتان طرازی کی تھی کہ گویا احمدی، اسرائیل کے ساتھ سانٹھ گانٹھ رکھتے ہیں۔ ثبوت کے لئے کہا کہ اسرائیل میں احمدیہ مشن قائم ہے۔ حالانکہ یہ مشن اسرائیل کی ریاست کے معرضِ وجود میں آنے سے کہیں پہلے ۱۹۲۸ء کا قائم شدہ ہے اور اب خود کفیل ہے۔ دیگر ہزارہا ہزار عرب مسلمانوں کی طرح احمدی عرب مسلمان بھی مملکتِ اسرائیل میں رہائش رکھتے ہیں۔ بایں ہمہ احمدیوں نے تبلیغ اسلام کے فرضِ منصبی کو کبھی نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ ایسے نامساعد حالات

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

تالیف ایک اعجاز ہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم۔ یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں .... بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے۔ اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور جذبات ہیں .... جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں گے کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے؟ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سبز نہیں کر سکتی بلکہ وہ شاخ دُوسری کو بھی لے ڈوبتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸ و ۴۹)

خطبہ جمعہ

فساد خواہ وہ کسی شکل میں بھی ہو ہمارے محبوب ربّ کو ہرگز پسند نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے فساد کی طرف مائل ہونے کو اپنی نعمتوں کی ناشُکری قرار دیا ہے

جلسہ سالانہ کے موقع پر مرکز کے احباب کا فرض ہے کہ مہمانوں کو ہر ممکن آرام و سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کریں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ نبوت (نومبر) ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (البقرہ رکوع ۲۲)

اس کے بعد فرمایا:-

پچھلے جمعہ میں نے بتایا تھا کہ

قرآنِ کریم کا ماہِ رمضان سے بڑا گہرا تعلق ہے

اور ماہِ رمضان ہمیں ایک موقع عطا کرتا ہے کہ ہم قرآنِ کریم کی ان تین اصولی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں۔ استفادہ کر سکیں جو اس آیت کریمہ میں بیان ہوئی ہیں۔ کثرتِ تلاوت (ھُدًی لِلنَّاسِ) قرآنی تعلیم اور شریعت کے احکام سامنے لائے گی اور انسان کا ذہن انہیں یاد رکھے گا۔ کثرتِ فکر و تدبّر اور دعاؤں کی کثرت اور عاجزی اور انکساری کا تحفہ اپنے ربّ کے حضور پیش کرنے سے قرآن کریم کی حکمتیں اور اسرارِ روحانی ایسے شخص پر کھلیں گے۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ ہر شخص اپنی استعداد اور اخلاص اور صدق و وفا کے مطابق ایک ایسے مقام کو حاصل کرے گا جو اسے غیروں سے ممتاز کر دے گا۔

آج میں ھُدًی لِلنَّاسِ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ قرآنِ کریم میں سات سو احکام ہیں اور ان میں سے ہر ایک حکم کو جاننا اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا ایک مسلمان کا فرض ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر (اگرچہ وہ بعض احکام بجا لا رہا ہو) بعض احکام کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ

خدا تعالیٰ کا نافرمان

اور اس کے غضب کے نیچے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدّم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی" (کشتیٔ نوح صفحہ ۲۷)

قرآنِ کریم کے ان سات سو احکام میں سے اس وقت پہلے تو میں یہی بیان کروں گا کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ ع۲۳) کہ جو شخص بھی صحت کی اور روزے کی بلوغت کی حالت میں رمضان کا مہینہ پائے تو اس کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی شرائط کے مطابق روزہ رکھے۔

قرآنِ کریم نے جو سات سو احکام ہماری زندگیوں کو سدھارنے اور اعتدال پر لانے کے لئے بیان کئے ہیں ان میں سے دو اور احکام میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ قرآنِ کریم کا ایک حکم یہ ہے کہ فساد نہ کرو اور قرآنِ کریم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا بلکہ ایسے لوگ اس کے غضب کے نیچے آ جاتے ہیں۔ فساد کے لغوی معنی ہیں، حدِّ اعتدال سے نکل جانا۔ معنی کی اس وسعت کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم کے ہر حکم سے بغاوت فساد ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا ہر حکم استقامت اور اعتدال پر قائم رکھتا ہے فساد کئی شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے اور کسی شکل میں بھی وہ ہمارے محبوب ربّ کو محبوب نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۂ بقرہ میں فرماتا ہے کہ دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ جب وہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی باتیں بڑی پسندیدہ معلوم ہوتی ہیں۔ وہ ملک اور قوم کے خیر خواہ، دین کے فدائی اور خدا سے پیار کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہوتی ہے کہ

وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ (البقرہ آیت ۲۰۶)

یعنی جب بھی اسے موقع اور طاقت ملے وہ فساد پیدا کرنے کی غرض سے سارے ملک میں دوڑتا پھرتا ہے۔ اور اس طرح حرث اور نسل کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے بہت سے معنے ہو سکتے ہیں

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ ایسا شخص جو خود کو ملک اور قوم کا ہمدرد اور خیر خواہ ظاہر کرتا ہے وہ ان ذرائع اور اسباب پر ضرب لگاتا ہے جو دنیوی لحاظ سے قومی تعمیر کے کام آنے والے ہیں۔ اور اُخروی لحاظ سے وہ کسی کو ان جزاؤں اور انعامات کا وارث کرتے ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک مومن بندہ اس دنیا میں اس امید پر بوتا ہے کہ وہ اُس دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑھ کر کھیتی کو کاٹے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِي حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا (شوریٰ آیت ۲۱)

کہ جو شخص آخرت کے انعامات کے لئے اس دنیا میں کام کرتا ہے اسے بہت ملے گا۔ اس نے جو کام کئے ہیں ان سے بھی بہت زیادہ ملے گا۔ اور جو اس دنیا کے لئے کام کرتا ہے اسے بھی ہم عام قانون کے تحت محروم نہیں رکھیں گے۔ اس کو

منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقوے کی اہمیّت

وہ دور ہیں خدا سے جو تقوے سے دور ہیں
ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں

تقوے یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
ورنہ خیالِ حضرتِ عزّت کو چھوڑ دو

اسلام چیز کیا ہے؟ خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

بھی ہم اس دنیا میں اُس کے کام کا اجر دیں گے۔
لغت نے یہاں حرث کے معنی تعمیری کاموں کے بھی کئے ہیں۔ یعنی ایسے کام جن کے نتیجہ میں ملک اور قوم کی تعمیر ہوتی ہے۔ پس جو لوگ قوم کی املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں توڑ پھوڑ کے ذریعہ یا لُوٹ کے ذریعہ یا کوئی اور خرابی پیدا کرنے کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کو توڑنے والے ہیں۔ کیونکہ جہاں عقل، اخلاق اور قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کسی دوسرے کی املاک کو یا قومی املاک کو نقصان پہنچایا جائے وہاں شریعتِ اسلامیہ اس سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ اس بات سے روکتی ہے کہ ان اموال کو نقصان پہنچایا جائے جو دوسروں کے ہیں یا خود اپنے ہیں۔ کیونکہ اموال کے متعلق

اسلام کا نظریہ یہ ہے

کہ اصل ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اسی لئے اسلام نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس نے کہا ہے کہ جان تیری نہیں۔ جان تو خدا کی ہے۔ تجھے کس نے حق دیا ہے کہ تو جان کو لے۔ چاہے وہ تیری اپنی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی پلیٹ اور رکابی میں اتنا سالن نہ ڈالو کہ اس میں سے ایک لقمہ بھی ضائع ہو جائے۔ کیونکہ کھانے کا جو لقمہ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے وہ تمہارا نہیں۔ تم تو صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھا رہے تھے۔ اس نے تمہیں اس لقمہ کو ضائع کرنے کا اختیار نہیں دیا۔ غرض کھانے کے ایک لقمے کا ضیاع بھی خدا اور اس کے رسول نے ناپسند کیا ہے۔ کجا یہ کہ لاکھوں روپیہ کی املاک کو ضائع کر دیا جائے پس دوسرے کی املاک کو نقصان پہنچانے یا ان پر قابض ہو جانے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایک مہینہ ہوا کہ میں نے اعلان کیا تھا کہ ربوہ میں ہر وہ دکان دار یا مکان والا جس نے غیر کی زمین پر (جو نہ تو اس کی ذاتی ملکیت ہے اور نہ وہ اس نے کرایہ پر لی ہے) دکان یا مکان بنایا ہوا ہے تو اسے اپنا وہ مکان یا دکان ۳۰ر نومبر تک اُٹھا لینی چاہیئے۔ اور یہ میعاد اس لئے دی گئی تھی کہ ایسا کرنے پر کچھ وقت لگتا ہے اور ایسا حکم نہیں منانا چاہیئے جو طاقت سے بالا ہو۔ اعلان کرتے وقت میرا اندازہ تھا کہ اس عرصہ میں ایسی دکانیں اور مکان اٹھائے جا سکتے ہیں اور کاروبار سمیٹے جا سکتے ہیں۔ اب تو رمضان کی ذمہ داری بھی آگئی ہے۔ رمضان کے مقدس مہینہ میں خصوصاً کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ (اور نہ جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں اس بات کی اجازت کسی کو دی جا سکتی ہے کہ قرآن کریم کے احکام کے خلاف

دوسرے کی ملکیت پر ناجائز تصرف

قائم رکھے۔ ابھی تک جو رپورٹ مجھے ملی ہے وہ یہی ہے کہ دوست اس طرف متوجہ ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ کل ۳۰ر نومبر تک یعنی وقت کے اندر اندر ناجائز طور پر تعمیر کردہ دکانیں اور مکانات خالی کر دئے جائیں گے۔ جو ایسا نہیں کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے اس انذار کے مطابق کہ
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ (قصص آیت)
یعنی اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا خدا اور اس کے رسول اور اس کے خلفاء اس کے صلحاء اور نیک بندوں کی محبت سے محروم ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہدایت دے۔ امید تو یہی ہے کہ ایسا ہم میں سے کوئی نہیں نکلے گا۔

فساد جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے کہ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ اس سے مراد روحانی اور مذہبی فساد بھی ہے۔ جب ملک میں بدامنی کے حالات پیدا کر دئے جائیں تو وہ لوگ جو اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور اس کے ذکر میں خرچ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی روحانی غذا کے حصول کی طرف اپنی توجہ اس طرح قائم نہیں رکھ سکتے جس طرح وہ دوسرے حالات میں رکھ سکتے ہیں۔ ان کے لئے بہت سی فکریں اور پریشانیاں پیدا کر دی جاتی ہیں۔ غرض قرآن کریم نے فساد کو پسند نہیں کیا۔ اسی طرح فرماتا ہے:۔
فَاذْکُرُوْا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ (اعراف آیت ۷۵)
اگرچہ یہ آیت حضرت صالح کی قوم ثمود سے تعلق رکھتی ہے لیکن جہاں پرانے انبیاء کی زبان سے اصولی احکام بیان ہوئے ہیں۔ ان کا تعلق ہر مسلمان سے بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور زمین میں جان بوجھ کر فساد مت کرو گویا اللہ تعالیٰ نے

فساد کی طرف مائل ہونے کو اپنی نعمتوں کی ناشکری قرار دیا ہے

اور فرماتا ہے اگر تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد رکھو اور اس کے شکر گزار بندے بنو تو پھر تم فساد نہیں پیدا کر سکتے۔ اس لئے کہ (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) نہ جان تمہاری اپنی ہے۔ نہ مال اپنا ہے۔ نہ مکان اپنا ہے۔ نہ زمین اپنی ہے۔ ہر چیز خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان سب کا حقیقی مالک ہے۔ ان اشیاء میں کسی فرد یا قوم کو اس حد تک تصرف کرنے کی اجازت ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ نے اس فرد یا قوم کو اجازت دی ہو۔ ورنہ نہیں پس یہ ساری نعمتیں ہیں۔ تم خدا کی ان نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اگر تم فساد کرو گے۔ توڑ پھوڑ سے کام لو گے۔ لوٹ مچاؤ گے۔ لوگوں کی جانوں یا ان کے اوقات کو نقصان پہنچانا چاہو گے تو تم اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر رہے ہو گے مثلاً ایک شخص ہے اس نے آٹھ گھنٹے مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالنا ہے۔ اور تم نے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں کہ وہ اپنے کام پر جا نہیں سکتا۔ فساد کی وجہ سے اس کے رستے رُک گئے ہیں تو اس کے بچے بھوکے رہیں گے۔ گویا خدا تعالیٰ نے اُسے ایک نعمت دی تھی اور تم اس نعمت سے اسے محروم کرنے والے بن گئے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ نعمتِ خداوندی کو یاد رکھتے اور اس کا شکر بجا لاتے ہیں وہ فساد نہیں کیا کرتے۔ بلکہ اپنے مال کی، اپنی جانوں اور اپنے ہمسایوں، بھائیوں ہم ملک، ہم قوم اور دنیا میں بسنے والے ہر شخص کی جانوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر چیز اور ہر مخلوق جو ان کی بصیرت اور بصارت کے سامنے آتی ہے اسے وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے نہ وہ خود کو محروم کرنا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو محروم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض قرآن کریم کے سات سو احکام میں سے دوسرا حکم جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ دنیا میں فساد نہ کرو۔

تیسرا حکم اللہ تعالیٰ نے

انفاق فی سبیل اللہ

کا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً
(ابراہیم آیت ۳۲)
یعنی میرے ان بندوں کو جو ایمان لائے ہیں یا ایمان لانے کا دعوےٰ کرتے ہیں کہہ دو کہ (نمازوں کو قائم کریں اور) ہم نے انہیں بہت کچھ دیا ہے۔ اور ہم نے انہیں جو بھی دیا ہے اس میں سے وہ ہماری راہ میں سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یعنی پوشیدگی میں بھی اور ظاہر میں بھی خرچ کریں۔ اس مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ میں جیسا کہ احمدیوں کے سامنے بار بار یہ چیز آتی ہے صرف اموال کی طرف ہی اشارہ نہیں بلکہ اوقات بھی اسی میں آجاتے ہیں۔ استعدادیں بھی اس میں آجاتی ہیں۔ اموال بھی اس میں آجاتے ہیں چاہے وہ غیر منقولہ ہوں یا منقولہ غرض اللہ تعالیٰ کی ہر عطا اس میں آجاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کوئی شمار نہیں بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں بہت کچھ دیا ہے۔ اور جو کچھ بھی ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ ہماری راہ میں سِرًّا یعنی خفیہ طور پر اور پوشیدگی میں خرچ کیا کرو اور کچھ عَلَانِیَۃً یعنی ظاہر طور پر خرچ کیا کرو۔ اور خرچ کی بہت سی راہیں ہیں۔ اور ان میں سے مختلف راہوں کی طرف ہم احباب جماعت کو بار بار توجہ دلاتے رہتے ہیں
اس وقت میں جس راہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ

جلسہ سالانہ کے اخراجات ہیں

ان اخراجات میں سے ایک حصہ تو چندہ جلسہ سالانہ کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے جو ایک علانیہ خرچ ہے۔ یعنی یہ ایسا خرچ ہے جو جماعت کے ریکارڈ میں آجاتا ہے۔ یہ بات منتظمین اور خلیفۂ وقت کے سامنے آجاتی ہے کہ فلاں فرد نے یا فلاں جماعت نے اس مد میں اتنا چندہ دیا ہے۔ یا فلاں فرد اور فلاں جماعت نے اس بارہ میں سستی دکھائی ہے۔ یہ خرچ تو بہرحال پورے ہونے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور اس کی حکمت کاملہ سے جماعت کی مخلصانہ تربیت کے لئے ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور وہ جاری رہے گا ان شاء اللہ۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس میں ظاہر طور پر اپنے اموال میں سے خرچ کرنا ہے

جلسہ سالانہ کا ایک اور خرچ بھی علانیہ ہے

ہم احباب سے رضاکارانہ طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر اوقات دینے کا مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ زندگی اور زندگی کا ہر سانس بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ (میں اس وقت چونکہ جلسہ سالانہ کے متعلق بات کر رہا ہوں اس لئے میں کہوں گا کہ) تم جلسہ کے کاموں کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنے اوقات پیش کرو۔ بعض دوست کسی جائز مجبوری کی وجہ سے خود یا اپنے بچوں کو جلسہ کے کاموں کے لئے پیش نہیں کر سکتے میں ان کو نصیحت کروں گا کہ وہ باقاعدہ اجازت لے لیں تا وہ نظام سلسلہ کی نگاہ میں سست اور کمزور نہ ٹھہریں۔ **لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کو دنیا کا لالچ دین کی خدمات سے محروم کر دیتا ہے۔** انہیں میں کہوں گا کہ یہ دنیا چند روزہ ہے تمہیں پتہ نہیں کہ کتنے دن تم نے یا تمہاری اولاد نے اس دنیا میں زندہ رہنا ہے اس لئے تم اس ابدی حیات کی فکر کرو کہ جہاں کی نعمتیں اگر تمہیں حاصل ہو جائیں تو پھر شیطان یا اس کے وسوسے انسان کو وہاں سے نکال نہیں سکتے ابدی رضا کی جنتوں کے مقابلہ میں اس دنیا اور اس کی عارضی خوشیوں کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ پس اگر جائز مجبوری اور عذر ہے تو

نظام سے اجازت حاصل کر لو۔ اور اگر ضرورت پڑی ہوتا ہے تو پھر اپنی جانوں کی اور جسموں کی فکر کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے اور اپنی نسل کے اوقات پیش کرو

اللہ تعالیٰ بڑی رحمتوں اور بڑی برکتوں سے تمہیں نوازے گا۔

پھر اموال اور املاک جو ہیں وہ بعض دفعہ مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے خدا کی راہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ہم جو رقم بطور چندہ دے دیتے ہیں۔ وہ رقم ہی مستقل طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ یا پھر املاک کو عارضی طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کیا جاتا ہے اور اسلامی تاریخ میں اس کی مثالیں بڑی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ چندہ کا مطالبہ نہیں ہوتا بلکہ قرضہ حسنہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور اس وقت صاحب حیثیت مخیر احباب بھی اور وہ احباب بھی جن کے پاس بہت تھوڑا سرمایہ ہوتا ہے کچھ رقم بطور قرضہ دے دیتے ہیں جب رقم کی ضرورت وقتی ہو اور یہ امید ہو کہ مثلاً ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد یہ ضرورت نہیں رہے گی۔ اور رقم بھی واپس کی جا سکے گی۔ تو اس وقت چندہ کی اپیل نہیں کی جاتی بلکہ قرضہ حسنہ کی اپیل کی جاتی ہے۔

اسی طرح بعض دفعہ املاک دینی کاموں کے لئے وقتی طور پر بھی پیش کی جاتی ہیں مثلاً جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم اپنے گھر کا ایک حصہ وقتی استعمال کے لئے جماعت کے نظام کو پیش کرتے ہیں اور یہ اپنے املاک کو وقتی طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کی ایک مثال ہے اور یہ علانیہ قربانی ہے جو کی جاتی ہے۔

ربوہ کے قریباً ہر گھر میں

قریباً میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں ایک انسان ہوں اور علم غیب نہیں رکھتا۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ ہر گھر میں) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ٹھہرتے ہیں اور جن گھروں میں رشتہ دار یا دوست یا واقف یا ان واقفوں کے واقف آکر ٹھہرتے ہیں گھر والے ان کے لئے اپنے گھر کے بعض کمرے یا کمروں کے بعض حصے خالی کرتے ہیں اور پھر ان کا خیال رکھتے ہیں کہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو اور اس طرح وہ يُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا کے مطابق خفیہ طور پر خدا تعالیٰ کے حضور قربانی دے رہے ہیں۔ جماعت کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت جزا دے کیونکہ یہ بھی بڑی قربانی ہے جو ربوہ کے مکین خدا تعالیٰ کی راہ میں دے رہے ہیں مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اس راہ میں ربوہ والے بڑی ہی قربانی پیش کرتے ہیں۔ اور بڑی بشاشت سے پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں صرف سِرًّا یعنی خفیہ طور پر ہی خرچ کرنے کا حکم نہیں بلکہ علانیہ خرچ کرنے کا بھی حکم ہے اس لئے اگر اور جہاں تک ہو سکے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے اپنے گھروں کے بعض حصوں کو خالی کرو۔ تاکہ يُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا ہی پر آپ ٹھہر نہ جائیں بلکہ علانیہ طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کی کامل نعمتوں کے وارث بنیں۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس دو کمرے ہیں تو وہ اور اس کی بیوی اور اس کے پانچ یا سات بچے ایک ہی کمرہ میں سمٹ سمٹا کر زمین پر سونے لگ جاتے ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے

کہ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے دار مسیح (قادیان) بہت بڑی حویلی ہے لیکن) جلسہ سالانہ کے دنوں میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا (جن کے پاس میں رہا اور جنہوں نے میری پرورش اور تربیت کی۔) اکثر اوقات ضرورت کے وقت ہمیں زمین پر سلا دیتی تھیں اور اس میں ہمیں بہت خوشی ہوتی تھی۔ ہمیں ایک مزہ آتا تھا۔ پانچ سات سال کی عمر میں اصل روحانی لذت کا تو شعور نہیں ہوتا۔ کیونکہ بچہ بلوغت کو نہیں پہنچا ہوتا۔ لیکن اس فضا کے اثر کے نتیجہ میں بڑی بشاشت پیدا ہوتی تھی کہ جلسہ سالانہ کی ضرورتوں کی وجہ سے ہم زمین پر لیٹے ہوئے ہیں۔ بفضلہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسا ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس دو کمرے ہیں تو وہ ایک کمرہ میں پرالی بچھا کر زمین پر سمٹ سمٹا کر سو جاتے ہیں اور دوسرا کمرہ مہمانوں کو دے دیتے ہیں

ضمناً میں یہ بات بھی کہہ دوں کہ

باہر سے آنے والے بھی بڑی محبت اور فدائیت کا مظاہرہ کرتے ہیں

ایک دفعہ جب میں افسر جلسہ سالانہ تھا رپورٹ کرنے والوں نے مجھے رپورٹ دی کہ فلاں گھر میں صرف ایک چھوٹا سا کمرہ ہے اور چالیس یا پچاس (صحیح تعداد مجھے یاد نہیں) کا کھانا وہ لے کر گیا ہے۔ کہیں اس نے بد دیانتی نہ کی ہو۔ میں نے کہا چلو چیک کر لیتے ہیں۔ چنانچہ رات کو ہمارے آدمی پتہ لینے کے لئے گئے تو جتنے لوگوں کے متعلق رپورٹ تھی اس سے زیادہ آدمی وہاں لیٹے ہوئے تھے۔ یہ باہر سے آنے والوں کی قربانی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی یہ شان بھی ہمیں نظر آتی ہے کہ عام حالات میں اس تعداد کا جو تھا حصہ بھی اس کمرہ میں نہیں سو سکتا تھا۔ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کمرہ کو بڑا کر دیتے ہیں یا جسموں کو نقصان پہنچائے بغیر انہیں برکتوں سے بھر کر وقتی طور پر سکیڑ دیتے ہیں۔

غرض باہر سے آنے والے بھی عشق اور فدائیت کا نمونہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اس عشق اور فدائیت کے جوش میں

اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیئے

کہ صرف سِرًّا یعنی خفیہ طور پر ہی قربانی پیش کرنے کا حکم نہیں بلکہ علانیہ طور پر قربانی دینے کا حکم بھی ہے۔ پس اگر آپ کے پاس گنجائش ہو خواہ ایک غسل خانہ ہی کیوں نہ ہو تو ثواب کی خاطر نظام سلسلہ کو وہ غسل خانہ ہی دے دیں یا ایک کمرہ یا دو کمرے جتنی گنجائش ہو دے دیں تاکہ آپ سارے کے سارے انعامات کے وارث ہوں۔ خدا کرے کہ ہم خدا تعالیٰ کے سب انعاموں کے ہمیشہ ہی وارث بنتے رہیں۔ (الفضل ۱۲-۱۱-۶۸)

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر کا ایک دینی و علمی مقابلہ

(رپورٹ مرسلہ مکرم محمد زکریا صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تجویز پر مقامی مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ تمام خدام و اطفال کا تقاریر، تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی میں ایک مقابلہ کرایا جائے تاکہ نئی نسل میں عام دینی معلومات سے واقفیت کا رجحان پیدا ہو۔ مجلس عاملہ کے اس فیصلہ کے مطابق دو دن تک یہ مقابلے ہوتے رہے۔ مورخہ ۳۰ ر نبوت کو چونکہ تربیتی اجلاس تھا۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ تقسیم انعامات کی تقریب بھی اس اجلاس میں رکھی جائے۔ حسب پروگرام بعد نماز تراویح زیر صدارت مکرم نائب امیر صاحب مقامی یہ مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم رفعت اللہ صاحب غوری کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم نصرت اللہ صاحب غوری کی نظم کے بعد اس اجلاس کی کارروائی آغاز پذیر ہوئی۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے انبیاء کی جماعتیں اور ہمارا فرض کے زیر عنوان ایک مختصر اور مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس الٰہی سنت پر روشنی ڈالی کہ ہر دور میں حق و باطل کی فوجیں برسر پیکار رہی ہیں۔ اور ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرفات کے تحت الٰہی جماعتوں کو ہی کامیابی و کامرانی عطا فرمائی ہے۔ پس موجودہ دور جو حق و باطل میں آخری فیصلہ کرنے والا ہے اس کے لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔

ازاں بعد مکرم صدر صاحب نے مقابلہ میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ انعامات حاصل کرنے والے خدام و اطفال کے نام یہ ہیں:-

○ مجلس خدام الاحمدیہ

تقاریر میں:- محمد زکریا اول۔ مکرم محمد ادریس صاحب دوم۔ اور مکرم محمد نصرت اللہ صاحب غوری سوم۔

حفظ قرآن کریم میں:-
مکرم محمد ادریس صاحب اول۔ مکرم محمد زکریا صاحب دوم اور مکرم محمود احمد صاحب گلبرگہ سوم

نظم خوانی میں:-
مکرم محمد نصرت اللہ صاحب غوری اول
مکرم سلام صاحب نندیال دوم۔ اور مکرم عبدالقادر صاحب سوم

○ اطفال الاحمدیہ

تقاریر میں۔ اسامہ بن زید اول۔ ظفر احمد صاحب شحنہ دوم۔ حمید احمد غوری سوم

حفظ قرآن کریم۔ عبید اللہ غوری اول۔ سلیم احمد صاحب دوم۔ انیس احمد صاحب غوری سوم

نظم خوانی:- رفیق احمد غوری صاحب اول
انوار اللہ دوم۔ نثار احمد سوم

اس کے علاوہ ظفر اللہ صاحب غوری اور حبیب اللہ غوری اور عبدالرزاق صاحب کو سپیشل انعامات دئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر صاحب نے اس قسم کے تربیتی اور دینی مقابلہ جات کی غرض و غایت اور ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے خدام و اطفال کو ان مقابلوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تلقین فرمائی اسی طرح آپ نے نظام سلسلہ سے دلی وابستگی کی تلقین فرمائی۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

دعائے نعم البدل

سات آٹھ سال کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی منتظمین ٹپ ور کے ہاں بچی پیدا ہوئی جو دو دن بعد ہی فوت ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے اور لمبی عمر والی اولاد کی شکل میں بخشے　　خاکسار ملک صلاح الدین قادیان

مُسلم عوام کے لئے لمحۂ فکریہ!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ - بمبئی

ہندوستان کے مسلم لیڈروں اور رہنماؤں کی طرف سے مسلمانوں کی زبوں حالی اور ان کے تاریک مستقبل کے بارے میں جو تازہ بیانات اور تبصرے شائع ہوتے رہتے ہیں ان میں سے بعض کا تبصرہ درج ذیل ہے تا کہ مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہوں

۱- ڈاکٹر سید محمود صاحب صدر مسلم مجلس مشاورت

"مجلس مشاورت کا قیام میری زندگی کا ایک اہم واقعہ تھا - ہمانے ہندوستان کی تمام مسلم جماعتوں اور دوسرے مسلم رہنماؤں کو بلایا - مسلم لیگ - جمعیۃ العلماء - جماعت اسلامی وغیرہ کے نمائندے جمع ہوئے - لکھنؤ میں یہ جلسہ ہوا ..... اس وقت مجھے یاد ہے میں نے اپنی تقریر میں یہ الفاظ کہے تھے :-

"یہ عزم و ارادہ (قومی یکجہتی) لال قلعہ سے زیادہ مستحکم، قطب مینار سے زیادہ بلند، تاج محل سے زیادہ خوبصورت اور اس ملک کی وسعت سے زیادہ وسیع ہے - اس کام کا بیڑا ہم نے اٹھایا .... مگر افسوس جس جوش و خروش کے ساتھ ہم چلے تھے وہ باقی نہ رہا - یہ جماعت بھی اختلافات، خود غرضی اور مفاد پرستی کا شکار ہوگئی .... بہت سے اختلافات پیدا ہو گئے - مجھے سخت مایوسی ہوئی - دلی صدمہ پہنچا اور اب میں نے مکمل خاموشی اور کنارہ کشی اختیار کرلی ہے بس اب صرف میرا نام مجلس مشاورت کے ساتھ رہ گیا ہے .... آ نا ضرور کہونگا کہ مجھے مسلم جماعتوں سے بڑی مایوسی ہوئی ہے - کچھ لوگ ہیں جو پارسائی اور تقدس کا جبہ پہنے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو مذہب کے نام پر تباہ کر رہے ہیں - جب تک یہ چیز ختم نہیں ہوگی ہندوستان میں مسلمان متحد نہیں ہوگا"
(ماہنامہ ھما اردو ڈائجسٹ دہلی اپریل ۱۹۶۸ء)

۲- مسٹر محمد علی چھاگلہ سابق وزیر خارجہ

"مسلمانوں کو ہرگز ہرگز اپنی علیحدہ سیاسی جماعت نہ بنانا چاہیئے - ان کو یہ نہ سوچنا چاہیئے کہ ہندوستان صرف غیر مسلموں کا ہے - مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ قوم پرور جماعتوں میں شامل ہو کر ملک کو آگے بڑھائیں اور علیحدگی کا رجحان ختم کریں مسلمانوں کا فرض ہے کہ قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں - علیحدہ جماعت بنانا مسلمانوں کے حق میں بہت برا ہوگا وہ کسی بھی پارٹی میں شامل ہو سکتے ہیں - میں تو یہ چاہتا ہوں کہ وہ جن سنگھ میں شامل ہو جائیں لیکن اپنی علیحدہ جماعت نہ بنائیں - میں تمام مذہبوں اور فرقوں کے درمیان آپس میں شادی بیاہ کے حق میں ہوں - میں چاہتا ہوں کہ ہندو مسلمان ایک دوسرے سے شادی بیاہ کریں - کیونکہ یہ شادیاں قومی اتحاد کو مضبوط بنادیں گی خود میں مثال قائم کر چکا ہوں - میری بہو ہندو ہے اور دوسری پارسی - اور میری لڑکی نے ایک پارسی سے شادی کی ہے"
(سالنامہ شبستان اردو ڈائجسٹ جنوری ۱۹۶۸ء)

۳- پروفیسر محمد مجیب صاحب وائس چانسلر جامعہ ملیہ

"مسلمانوں کا مستقبل ان کی اپنی جد و جہد پر منحصر ہے - کسی سرکاری کارروائی کے ذریعہ مسلمانوں کو فائدہ نہیں پہنچایا جا سکتا - دوسرے ان کی حالت کو بدلنے میں مدد نہیں دے سکتے .... ان کو اپنے اندر خوبیاں پیدا کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ ان کے وزن کو محسوس کریں - ہر مسلمان کو اپنے حالات کے مطابق خود اپنے مسائل کا حل نکالنا چاہیئے - اس طرح جب ہر شخص اپنی اپنی جگہ سوچے گا تو اجتماعی حل بھی نکل آئے گا"
(ھما ڈائجسٹ سالنامہ جنوری ۱۹۶۸ء)

۴- مولوی عبد الغنی صاحب ڈار ممبر پارلیمنٹ

"جنوبی ہند میں مسلم لیگ نے کیرالا اور بمبئی کے میونسپل انتخابات میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے لیکن پورے ملک میں مسلم لیگ آٹے میں نمک کے برابر ہے جمعیۃ العلماء کو اب تک جو اثر و رسوخ حاصل تھا وہ آپس کی دھڑے بندی کی وجہ سے کھو چکی ہے - مسلم مجلس مشاورت کا مسلمانوں نے سہارا لیا تھا لیکن وہ بھی باہمی اختلافات کی الجھنوں میں پھنس کر رہ گئی ہے - جماعت اسلامی بےشک ایک ٹھوس جماعت ہے لیکن چونکہ یہ سیاست میں پس پردہ اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہے اس لئے باوجود ایک اچھی تنظیم کے یہ جماعت بھی مسلمانوں کو اونچا اٹھانے میں اس حد تک کامیاب نہیں ہو سکی جس کی اس سے امید تھی - مجلس احرار اسلام جس میں بڑے بڑے جیّد لیڈر اور رضاکار شامل تھے اس نے خود ہی اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود لی - سید بدرالدجی ہوں یا ہمایوں کبیر - مولانا اسعد مدنی ہوں یا مفتی عتیق الرحمٰن - یہ سب بزرگ اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی مسلمانوں کی قیادت کا بوجھ نہیں اٹھا سکا ہے - مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ ذاتی مفاد اور انفرادیت پرستی کو چھوڑ کر ایک جماعتی شکل میں ڈھل جائیں -

میں کہتا ہوں آج مسلمان لکڑی کا ایک امام بنا کر اس پر اتفاق کر لیں کل ان کی حالت بدل جائے گی - جہاں وہ اپنے ملک کا ساتھ دیں وہاں اپنی اقتصادی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں - (ھما ڈائجسٹ اگست ۱۹۶۸ء)

تصویر کا دوسرا رُخ

۱- اہلسنّت والجماعت لاہور کی طرف سے شائع ہونے والا رسالہ جد و جہد لکھتا ہے :-

"سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی کی بناء پر کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور اُمّت مسلمہ کو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ، چرو، چگو اپنا پیٹ پالو - صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا ہے -

آجکل صرف احمدیہ جماعت ہی ایسا فرقہ ہے جو خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اصول پر چل رہا ہے اور باقی لوگ وہ ہیں جن کے ٹکڑوں پر لالے پڑ رہے ہیں"
(جد و جہد - لاہور ۱۹۶۰ء)

۲- مصر کا کثیر الاشاعت اخبار الفتح یوں رقمطراز ہے :-

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی - انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے - اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرفِ کثیر زر اپنے دعوے کو تقویت پہنچائی ہے ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے ...... قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں - جو شخص بھی ان لوگوں کی حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان بھی نہیں کر سکے" (الفتح ۲ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ)

۳- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب :-

"خدا تعالیٰ نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں - خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں - میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہہ دوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں - میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کیلئے کہہ دوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دینگے میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں کو کود کر دکھا دینگے اگر خودکشی حرام نہ ہوتی اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتے"
(الفضل ۱۰ر فروری ۱۹۵۵ء)

۴- مولوی ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود (خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ - ناقل) کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے ...... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر نچھاور کرنے کو تیار ہے .... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں - مختلف علوم کے ماہر ہیں - دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے"
(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۶)

۵- مفکرِ احرار چوہدری افضل حق صاحب

"جس قدر روپیہ احرار کی مخالفت میں قادیان خرچ کر رہا ہے اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو پامال کرنے کے لئے کافی تھا"
(اخبار مجاہد ۱۵ر اگست ۱۹۳۵ء)

۶- میر اسد علی صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ حیدر آباد

حضرت (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ - ناقل) کے احکام کی تعمیل جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے .... اپنی جماعت کے تقریباً ہر فرد سے واقف اور اس کے اچھے بُرے سے باخبر ہیں ان کی مقناطیسی شخصیت اور کردار نے ساری جماعت کو مسحور کر رکھا ہے اور ان کی رہنمائی اور قیادت میں ساری جماعت شریعت محمدی پر کاربند اور عامل ہے - جماعت کا اخلاقی معیار بہت بلند ہے اور احکام اسلام کی پابندی کا فی صد تقریباً صد فی صد ہے - جس کی نظیر نہیں ملتی - مسلمانوں کے ہر فرقہ میں خال خال شخصیتیں پابند شرع ہوتی ہیں مگر جماعت کی جماعت کو اسلامی تعلیمات کا نمونہ بنانا حضرت امام صاحب کی کرامت ہے"
(ہفت روزہ بدر قادیان ۱۲ر تبوک ۱۳۴۷ ہش)

۷- مولانا محمد یعقوب خاں صاحب ایڈیٹر لائٹ لاہور

"میں نے انہیں (حضرت امام جماعت احمدیہ - ناقل) آتے ہوئے دیکھا تو میرا احساس یہ ہوا ان کے روحانی چہرہ کو دیکھ کر (باقی صفحہ ۸ پر)

مشرقی افریقہ کے ملک کینیا میں اسلام کی ضیاپاشیاں

تبلیغی و تربیتی دورے۔ ریڈیو پر تقاریر۔ سکولوں اور کالجوں میں تبلیغی لٹریچر کی تقسیم

رپورٹ مرتبہ مکرم بشیر احمد صاحب اختر مبلغ کینیا

تبلیغی و تربیتی دورے

ماہ مئی میں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما انچارج کینیا مشن نے کوسٹ پراونس کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ ممباسہ میں قیام کے دوران آپ نے خدام الاحمدیہ سے خطاب کیا نیز ممباسہ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر کوالے سیکنڈری سکول میں تقریر کی۔ اس سکول میں مکرم مولوی احمد شمشیر صاحب سوکیہ مسلمان طلباء کو ہفتہ میں دو دفعہ دینیات پڑھانے جاتے ہیں۔

ماہ جون میں مکرم شرما صاحب نے مغربی صوبے کا دورہ کیا۔ اس علاقہ کے انچارج مبلغ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب ہیں مکرم مولوی صاحب کے ہمراہ ریزرو میں جا کر آپ نے احمدی جماعتوں کا معائنہ فرمایا۔ اور احباب جماعت کو چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز تحریک کی کہ ہر علاقہ سے دو دو نوجوان تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسموں آئیں اور حصول تعلیم کے بعد اپنے علاقوں میں جا کر دوسروں کو دینی تعلیم دیں۔

کسموں میں پہلے دن شرما صاحب نے علاقہ کے قاضی سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ وزارت تعلیم کی طرف سے انہیں کہا گیا ہے کہ پرائمری اور ہائی سکول کی تمام کلاسوں کے لئے سلیبس تیار کر کے دیا جائے جس کے مطابق مسلمان طلباء کو سکولوں میں دینی تعلیم دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں شرما صاحب نے قاضی کو بتایا کہ وہ مختلف سربرآوردہ مسلمانوں سے رابطہ قائم کر رہے ہیں اور ایک کمیٹی کی تشکیل بھی کی ہے۔ آپ بھی اس معاملہ میں مشورہ دیں۔ قاضی صاحب نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا میں ہر طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پھر مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے زیر تبلیغ لوگوں سے شرما صاحب کی ملاقات کروائی۔ یہاں کے پراونشل ایجوکیشن آفیسر سے جب آپ ملاقات کے لئے گئے تو انہوں نے کہا کہ میں سکول کی تعلیم کی وجہ سے بچپن میں عیسائی ہو گیا تھا۔ اب سوچتا ہوں کہ مجھے پھر مسلمان ہو جانا چاہیئے۔ شرما صاحب نے ان سے تفصیلی تبلیغی گفتگو کی۔ یہ صاحب ہمارا لٹریچر بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے۔

کسموں سے کچھ فاصلہ پر ابیرو کے مقام پر ایک پرائمری سکول ہے۔ مکرم مولوی منیر الدین صاحب یہاں گاہے گاہے تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ شرما صاحب اپنے دورہ کے دوران اس سکول میں بھی تشریف لے گئے ہیڈ ماسٹر نے آپ کی تقریر کا انتظام کیا۔ چنانچہ آپ نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس سے اساتذہ اور طلباء بہت محظوظ ہوئے اور دیر تک اسلام کے بارے میں سوالات کرتے رہے۔

ماراگولی کے علاقہ میں کافی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ شرما صاحب نے اس جگہ تین دن قیام کیا۔ غیر احمدی سربرآوردہ اصحاب سے آپ کی ملاقاتیں ہوئیں جنہیں آپ نے اسلام کی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی انہوں نے ہماری تبلیغی مساعی کو بہت سراہا حالانکہ اس سے قبل وہ ہمارے سخت مخالف تھے۔ آپ یہاں کے مسلم پرائمری سکول میں بھی گئے اور اساتذہ سے ملاقات کی۔ نیز یہاں کے ہائی سکول کے طلباء میں اسلام پر لیکچر دیا۔ لیگنگیلی مقام کے امام مسجد اور کاکامیگا کے ایجوکیشنل آفیسر اور انفارمیشن آفیسر سے مل کر انہیں تبلیغ کی۔

علاوہ ازیں آپ نے متعدد احمدی جماعتوں کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی کیسا (KISA) میں ہماری بہت پرانی جماعت ہے۔ یہاں آپ نے نماز جمعہ پڑھائی نماز کے بعد علاقہ کے تین حصے کر کے تین دوستوں کے ذمے دوسروں کو نماز سکھانے کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اس جگہ ایک بیعت بھی ہوئی۔ اسیمبولے میں بھی جہاں آپ سترہ سال قبل رہ چکے تھے۔ آپ نے ایک دن قیام کیا۔ مشن کی مساعی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں نومسلمین کی خاصی تعداد پائی جاتی ہے۔ ان کی تربیت کیلئے شرما صاحب نے دورہ کے بعد اس علاقہ میں ایک معلم کو متعین کیا ہے۔ دوسرے وہاں کی جماعت کو تحریک کی ہے کہ دو نوجوانوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے کسموں بھجوائیں یہاں ایک افریقی دوست نے مشن کو ایک پلاٹ دیا ہے۔ شرما صاحب نے احباب کو تحریک کی کہ وہاں جلد مسجد بنائی جائے۔ چنانچہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے آپ کے یہاں قیام کے دوران چار بیعتیں ہوئیں۔ اسی طرح آپ نے اوگینیا (OGENYA) کے علاقہ کا بھی دورہ کیا یہاں پر بھی نومسلم احمدیوں کی ایک جماعت ہے۔ لیکن معلم نہ ہونے کے سبب ان میں کمزوری پیدا ہو گئی تھی، شرما صاحب کے جانے پر ان میں بیداری پیدا ہو گئی۔ آپ نے اس جگہ بھی ایک پرانے معلم کو کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز جماعت کو مسجد بنانے کی تحریک کی۔ اور دو نوجوانوں کا انتخاب کیا کہ وہ کسموں میں آ کر دینی تعلیم حاصل کریں۔ یہاں پر بھی بعض نئی بیعتیں ہوئیں خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کا یہ دورہ تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بہت کامیاب رہا

مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے مغربی صوبے کے متعدد مقامات کے دورے کئے۔ نکورو شہر کے سرکاری دفاتر میں جا کر افسران حکومت سے ملاقات کی۔ اور انہیں اسلامی لٹریچر دیا۔ اس شہر میں چند روز قیام کر کے آپ نے متعدد لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ اسی طرح متعدد دفعہ کاکامیگا جو مغربی صوبے کا صدر مقام ہے گئے۔ یہاں بھی سرکاری افسران اور کارکنان دفاتر سے مل کر انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ یہاں کے کاؤنٹی کونسل کے چیئرمین نے جو کہ پادری ہیں تبادلہ خیالات کے لئے آپ کو دعوت دی۔ چنانچہ آپ مقررہ دن وہاں گئے۔ پادری کے ساتھ ایک گھنٹہ تک

"مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت اور دوبارہ جی اٹھنے"

پر گفتگو ہوئی۔ آخر پادری نے یہ کہہ کر گفتگو کا سلسلہ ختم کر دیا کہ چونکہ میرے مذہب کے مطابق انجیل کے واقعات پر سوال یا تنقید نہیں ہو سکتی اس لئے میں مزید گفتگو نہیں کر سکتا۔

ریڈیو پر تقاریر

احباب تک الفضل کے ذریعہ سے یہ اطلاع پہنچ چکی ہے کہ کینیا مشن کو حکومت نے سواحیلی زبان میں ریڈیو پر تقاریر کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ چنانچہ ہر تیسرے ہفتے جمعہ کے روز ۳۰ منٹ کی تقریر ہماری طرف سے ہوتی رہی ہے۔ لیکن اب حکومت نے ہمارا وقت بڑھا دیا ہے۔ اور ہر جمعہ تقریر کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

اسلام پر تقاریر

ماہ اپریل میں ہمارے مشن کو کینیا ٹی کالج نیروبی کی طرف سے اسلام پر تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ یہ کالج کینیا میں سب سے بڑا ٹیچرز ٹریننگ کالج ہے۔ سات سو طلباء یہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں چنانچہ شرما صاحب نے کالج کے ہال میں لیکچر دیا جس میں آپ نے جامع رنگ میں اسلامی تعلیم کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد میں قریباً سوا گھنٹہ تک طلباء نے سوالات کئے۔ جن کے نہایت تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ طلباء بہت خوش ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تقریر بہت کامیاب رہی۔ صدر جلسہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اس تقریر سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہم دوبارہ جلد ہی دوسری تقریر کروانے کا انتظام کریں گے۔ جلسہ کی کارروائی کے بعد طلباء میں انگریزی اخبار تقسیم کئے گئے۔ نیز کالج کی لائبریری کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" (انگریزی) کی متعدد کاپیاں دی گئیں

اسی طرح ایسٹ افریقن پاور اینڈ لائٹنگ سکول نیروبی میں اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر ایک فورم ہوا جس میں اسلام کی نمائندگی کیلئے ہمارے مشن کو دعوت دی گئی چنانچہ مشن کی طرف سے شرما صاحب اور عثمانی گوگو ریا صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نیروبی اس میں شامل ہوئے۔ عیسائیت کی نمائندگی دو عیسائی پادریوں نے کی۔ طلباء نے اس موقع پر اسلام و عیسائیت کے متعلق نہایت دلچسپ سوال کئے جن کے جواب ہماری طرف سے نہایت مدلل طریق پر دئے گئے۔ یہ سلسلہ سوال و جواب ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اب پھر اس سکول کی طرف سے تقریر کرنے کی دعوت ملی ہے۔

مدرسۃ الاسلامیہ کمیٹی (نیروبی) کے زیر اہتمام پومواِنی مسجد میں سیرت النبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے جلسہ میں انتظامیہ کی دعوت پر ہمارے مشن کی طرف سے عثمانی گوگوریا صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی

تبلیغی مجالس

ماہ اپریل کے آخر میں کینیاٹا کالج نیروبی میں وسیع پیمانے پر PASTORAL CONFERENCE ہوئی جس میں ایک ہزار سے زاید پادریوں نے شرکت کی۔ امریکہ سے ورلڈ ویژن انٹرنیشنل کے وائس چیئرمین کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے۔ ہمارے مشن نے منتظمین کو لکھا کہ ہمیں بھی لبطور زائر شمولیت کی اجازت دی جائے۔ لیکن کرسچین کونسل نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس صرف عیسائی پادریوں کے لئے ہے تاہم انہوں نے ہمیں اجازت دی کہ آپ جائے رہائش پر مقررین سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے مکرم شرما صاحب مع مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب اور خاکسار ملاقات کے لئے ہوٹل میں گئے جہاں وہ مقیم تھے۔ وائس چیئرمین ڈاکٹر پاؤل رئیس کے علاوہ تنزانیہ کے بشپ، نارتھ کورپا کے پادری، کونسل کے سیکرٹری اور دو اور پادری بھی موجود تھے۔ مزاج پرسی کے بعد شرما صاحب نے خود ہی تثلیث پر گفتگو شروع کر دی۔ جب ان کے دلائل پر مکرم شرما صاحب نے جرح کی تو گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ تثلیث کا مسئلہ ایک راز ہے جو انسانی عقل و فہم سے بالا ہے۔ نیز کہا کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اور ہم بہت مصروف ہیں۔ اس لئے زیادہ گفتگو نہیں کر سکتے۔ محترم شرما صاحب نے فرمایا کہ مسئلہ تثلیث پر گفتگو کا تو ہمارا ارادہ نہیں تھا۔ اس بارہ میں عیسائیت کی لاچاری کا ہمیں علم ہے۔ ہمارا منشاء تھا کہ "مسیح کی صلیبی موت" پر گفتگو کی جائے۔ اس مسئلہ پر ایک کتاب Where did Jesus die ہم لائے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ اسے پڑھ کر اپنے خیالات کا اظہار کریں تنزانیہ کے بشپ نے کتاب لے لی اور وعدہ کیا کہ مطالعہ کے بعد جلد ہی تنقید لکھ کر بھجوائیں گے۔ لیکن اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اگلے روز خاکسار نے مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب اور چوہدری محمد اسلم صاحب کی معیت میں کانفرنس کے مقام پر جا کر پادریوں میں الیٹ افریقن ٹائمز اور دیگر اسلامی لٹریچر تقسیم کیا۔

زائرین

مشن میں اکثر زائرین اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ ماہ مئی اور جون میں کینیاٹا ٹیچر ٹریننگ کالج کے دو گروپ اپنے پادری کے ہمراہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس میں آئے۔ پہلا گروپ ستر طلباء پر مشتمل تھا اور دوسرا سو طلباء پر۔ دونوں موقعوں پر شرما صاحب نے اسلامی تعلیمات کی وضاحت کی اور سوالات کے جوابات دیے۔ طلباء بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ہم جلد ہی آپ کو تقریر کیلئے بلائیں گے

سکولوں اور کالجوں میں تبلیغ

ہمارے مبلغین سکولوں اور کالجوں میں جا کر زبانی گفتگو اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے یونیورسٹی کالج اور پاور اینڈ لائیٹننگ کالج نیروبی میں متعدد بار جا کر طلباء میں اخبارات اور پمفلٹ تقسیم کئے اور ان سے تبلیغی گفتگو کی۔ منیر الدین صاحب ماسینو ہائی سکول اور گورنمنٹ کالج میں تبلیغ کیلئے گئے اسی طرح ایمبرو کے پرائمری سکول اور ہائی سکول میں بھی آپ نے طلباء اور اساتذہ کو تبلیغ کی۔ اور اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ ناکورو کے قریبی مقامات کے پرائمری اور ہائی سکولوں میں بار بار جا کر طلباء اور اساتذہ کو تبلیغ کی۔ احمد شمشیر صاحب سوکیہ نے ممباسہ کے سکولوں میں جا کر تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کیا

اسلامی لٹریچر کی نمائش

ناکورو شہر میں زرعی نمائش کے موقع پر مولوی منیر الدین صاحب نے "احمدیہ مسلم مشن" کا سٹال لگایا جس میں احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے مختلف زبانوں میں شائع شدہ اسلامی لٹریچر کی نمائش کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سٹال بہت کامیاب رہا سینکڑوں لوگوں نے سٹال پر آ کر اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں

اسلامی سلیبس

کیتھولک اور دوسرے عیسائی فرقوں کی طرف سے کینیا کے تمام سکولوں کے لئے دینی نصاب بنا ہوا ہے جو ملک کے سکولوں میں رائج ہے اسلام کے متعلق ایسا کوئی نصاب رائج نہ تھا۔ مسلمان طلباء دینیات کے پیریڈ میں یا تو عیسائیت کی تعلیم حاصل کرتے ہیں یا بیکار بیٹھے رہتے ہیں اس پر شرما صاحب نے وزیر تعلیم کو لکھا کہ اسلام کے متعلق بھی نصاب سکولوں میں رائج کیا جائے وزیر موصوف نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے اور ہمارے مشن کو کہا ہے کہ وہ پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کے لئے نصاب تیار کرے۔ چنانچہ مشن نے نصاب بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور دیگر اسلامی فرقوں کو بھی تعاون کی دعوت دی ہے

تعلیمی کلاسیں

کیتھولک جماعت میں معلم شعبان سیف صاحب نے دینیات کلاس جاری کی ہے جس میں بیس بچے پڑھتے ہیں۔ نائیواشا کے سٹیشن ماسٹر جو سنی مسلمان ہیں خاکسار سے دینی اسباق پڑھتے رہے باقی کام ہو:

رمضان کے ایام میں ممباسہ کے بعض افریقی طلباء محترم شوکیہ صاحب کے پاس ٹھہرے آپ انہیں روزانہ دینیات پڑھاتے رہے۔ ممباسہ میں شانزو ٹیچر ٹریننگ کالج میں مسلمان طلباء کو لئیق احمد صاحب احمدی ہفتہ میں ایک دن دینیات پڑھاتے رہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کو فروغ بخشے آمین۔

احمدیت کے متعلق ایک نو تعلیم یافتہ غیر احمدی نوجوان کے تاثرات

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہمارے مخالفین تحریک احمدیت کو فتنہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ساری دنیا کے لئے خدا کی طرف سے عالمگیر رحمت ہے اور مخالفین میں سے ہی بعض طالبان حق آئے دن اس امر کا اظہار کرکے ان مخالفین کے منہ پر چپت رسید کرتے رہتے ہیں۔ ایسے محققین کے تاثرات پبلک کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس وقت بھی ہمیں جنوبی ہند سے ایک نو تعلیم یافتہ غیر احمدی نوجوان نے احمدیت کے متعلق اپنے تاثرات لکھ کر بھیجے ہیں جو ہم قارئین کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔ یہ نوجوان ابھی سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے۔ تحقیق میں لگے ہوئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر کامل طور پر حقیقت احمدیت کا انکشاف فرما دے اور اس کی خدمات کا موقع ان کو عطا فرمائے آمین وہ مجھے مخاطب کرکے لکھتے ہیں:-

"محترمی مکرمی جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۲/۱۲/۶۸ کا لکھا ہوا آپ کا خط مجھے موصول ہوا میرے چند استفسارات کے جوابات کے علاوہ ایک الگ چٹھی بھی تھی جزاکم اللہ احسن الجزاء آج میں پہلی بار اپنے اور احمدیت کے تعلق کے بارے میں کچھ تحریر کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے میں اس عظیم الشان خدا کا شکر بجا لاتا ہوں جس نے مجھے عیسائیت جیسے دجالی فتنہ سے بچایا اور اسلام میں حقیقی روشنی دکھائی۔

مولانا صاحب! احمدیت کے نام مجھے مندرجہ ذیل خیالات آتے ہیں:-

۱۔ ایک روحانی تنظیم

۲۔ ٹھوس دلائل رکھنے والا اسلام

۳۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا چہرہ ساتھ ہی ان کی تحریرات پڑھ کر ایک وجد آمیز کیفیت اور ایمانی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور حضرت صاحب کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقی معنوں میں عشق اور ان کا (حضرت صاحب کا) اسلام کے لئے حیرت انگیز کام

۴۔ عیسائیت کا توڑ (یعنی کسر صلیب)

۵۔ اسلام میں ایک زبردست تبلیغی جماعت جو حقیقی معنوں میں تبلیغی جماعت ہے

۶۔ احمدی مبلغین اور ان کے ٹھوس دلائل، ان کے روحانی چہرے اور محض اسلام اور احمدیت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دینا

۷۔ دوسری جماعتوں کا جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوے لگانا۔ اور گالیاں دینا (حضرت صاحب کو)

۸۔ دعاؤں پر بھروسہ رکھنے والی جماعت

۹۔ وہ جماعت جس کا لٹریچر پڑھ کر جس کے مبلغوں کی صحبت میں رہ کر، جس کے تبلیغی کاموں کو دیکھ کر ایک زندہ خدا، زندہ رسول، اور زندہ کتاب یعنی فرقان مجید کا خیال دل میں آتا ہے۔

۱۰۔ بعض دفعہ احمدیت اور احمدیوں کے خیال ہی سے خوشی کے مارے آنسو نکل پڑتے ہیں۔

محترمی مولانا صاحب! آپ اب خیال فرمائیے کہ کیا اب میرے لئے ممکن ہے کہ میں کبھی احمدیت سے الگ رہ سکوں۔ . . . غیر احمدیوں کے تصور ہی سے ایک پھیپھسا اور بودا اسلام کا خیال آتا ہے۔ ساتھ ہی چاروں طرف خطرناک اژدہے نما فتنے کھڑے نظر آتے ہیں جن میں سے سب سے زیادہ ڈر مجھے اب بھی عیسائیت سے ہوتا ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور زمین بنایا ہے اور جو ساری کائنات کا رب ہے اور جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس کو گواہ رکھ کر لکھ رہا ہوں کہ احمدیت کے تصور ہی سے میرے نزدیک عیسائیت کی پوزیشن نہایت ہی مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ احمدیت ایک زبردست قلعہ ہے جس پر عیسائیت تو کیا کوئی اس سے بڑا فتنہ بھی کسی طرح بھی حملہ نہیں کر سکتا۔ ایک سکون محسوس ہوتا ہے۔

. . . . اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے تمام دیگر فرقے محض چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں مصروف ہیں۔ احمدیہ جماعت ہی اسلام کے لئے حقیقی معنوں میں کام کر رہی ہے۔ ٹھیک وقت پر ہی حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) نے مسیحیت کا دعوےٰ کیا"

خاکسار حسن سعید

حیدرآباد ۱۴ دسمبر ۱۹۶۸ء

اہلِ پیغام کے غور و فکر کے لئے چند حقائق

از محترم میاں ناصر علی صاحب تمیم جھنگ صدر

غیر مبائع دوستوں کے اخبارات و رسائل دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ سے ان کی طبائع میں ہمارے متعلق معمول سے زیادہ جوش ہے۔ ایک رنگ میں یہ فال نیک ہے کہ حلیم اور رشید طبائع پر حق و صداقت کے انوار کھلتے ہیں۔ ان کے ایک معزز رکن نے اپنی جماعت کے ماہوار رسالہ "روح اسلام" میں ایک لمبا مضمون چالیس پچاس صفحات کا دو قسطوں میں شائع کیا ہے۔ بہ عنوان اختلاف کے اسباب۔ وہی پیر پرستی کے طعنے۔ لاہور کے پاک ممبروں کے حسد کے افسانے۔ حضرت محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جگر گوشوں کے جماعت کے مختلف شعبوں پر چھا جانے کے قصے۔ اپنے روایتی تباغض اور استہزاء سے دہرائے گئے ہیں۔

جو روحانی لذتیں اور رفعتیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس پیر پرستی سے حاصل کر گئے ہم انہی کیفیتوں کے حریص ہیں۔ اگر وسعتِ خیال اور تقویٰ سے کام لیا جائے تو اصل میں یہ وہی پیر پرستی ہے جس کے لئے ایک لمبے تلخ تجربہ کے بعد غیر مبائع اکابر و لیڈر انتہائی خواہش و کوشش کرتے رہے کہ امیر قوم کو سچ مچ واجب الاطاعت سمجھ کر مانا جائے اور نظر ہمیشہ اس کے ہونٹوں پر رہے۔ کہ جو فرمان ان سے نکلے پرشوق دلی اور عزم کے ساتھ اس کی تعمیل کی جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس سے بغض و عداوت ہو اس کی اچھی سے اچھی بات بھی سوہانِ روح بن جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ اور دوسرے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم کیسے عظیم الشان کارنامے حق و انصاف کے کر گئے۔ مگر بعض ایسے بھی بدقسمت انسان تھے اور ان کی ایسی جبلی تعلیمیں تھیں کہ ان سراپا نور وجودوں میں انہیں کوئی بھی خیر کا پہلو نظر نہ آیا۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ جیسے خدا ترس زاہد و عابد کو بھی نہ چھوڑا۔

جس شجرِ طیبہ۔ رجالٌ من ابناء الفارس کی بشارت ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اس کے ظہور پر اور اسے قریب سے دیکھنے اور پرکھنے پر اس کی ہر شاخ، شاخِ طوبیٰ نکلی جیسے لذیذ و شیریں اور خوشبودار پھل لگے۔ خدا کی قسم اس خاندانِ مبارک کا بچہ بچہ اِلّا ان یشاء اللہ خاص صلاحیتوں کا حامل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جماعت کے ہزاروں لاکھوں صالح بندوں کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ اگر ان نیک بختوں نے خدا کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں اور خدا کے دین کی خدمت کے لئے پورے شوق و نشاط سے پیش پیش ہیں تو یہ امر ہر مومن اور دین سے محبت رکھنے والے کے لئے راحت اور خوشی کا باعث ہونا چاہیئے۔ نہ کہ طعن و تشنیع کا۔

ہم کیا چیز ہیں اور ہماری کیا بساط ہے!! خدا کے پانے کی راہ عجز و انکسار اور فروتنی کی راہ ہے۔ وہ جو خدا کے محبوب رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بروزِ اتم اور بعثتِ ثانیہ کا ظہور تھا (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) وہ اس قدر فروتنی اور انکساری دکھاتے ہیں کہ اپنے آپ کو کرمِ خاکی اور ع

ہیچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے

فرماتے ہیں اور نصحاً للہ فرماتے ہیں: ؎

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

اللہ کریم ہم سب کو سچی خاکساری اور فروتنی نصیب کرے اور اپنے قرب و محبت کی راہیں ہم پر آسان فرما دے۔ کیا سچ فرمایا ہمارے امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ؎

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشایند راہے را
مصفّا قطرۂ باید کہ تا گوہر شود پیدا

ہمارے احسن الخالقین نے بنی نوعِ انسان کے لئے میزان و توازن کا اصول قائم فرمایا ہے (وَوَضَعَ المیزان) ہمیشہ طبائع اور جذبات کا توازن قائم رکھنا خشیت اللہ اور تقویٰ کا تقاضا ہے۔

ہمارے غیر مبائع افراد میں سے کئی ایک سعید طبائع نے مجھ سے ذکر کیا کہ وہ اکثر اپنے دوستوں کی مجالس میں اس معمہ کا ذکر کرتے ہیں کہ اگر فی الواقعہ ہم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہدی دوراں اور امام الزمان اور دنیا کو سیدھی راہ پر چلانے والا اور مخلوقِ خدا کو خدا سے ملانے والا مانا ہے تو پھر یہ عجیب بات ہے کہ وہ جو قوموں کی رہبری کے لئے آیا خود اسی کا گھر۔ اس کے بیوی بچے۔ عزیز و اقارب۔ سب کے سب نعوذ باللہ گمراہ اور ضال اور مغضوب ہو گئے۔ جیسا کہ ہمارے غیر مبائع دوست سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ اولاد نعوذ باللہ تباہ ہو گئی جس کے متعلق بارہا خدا تعالیٰ نے بشارتیں دیں کہ ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھینگے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اگر مومنانہ توازن قائم رہے تو ہمارے روحانی معاشرہ میں پیر پرستی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارا اصول اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے اہلبیت اور خلفاء کرام رضوان اللہ علیہم کا احترام ہمارے دلوں میں پیر پرستانہ نہیں بلکہ مذکورہ الٰہی اصول کے مطابق ہے۔ بعینہٖ یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے اہلبیت اور خلفائے عظام کے متعلق ہے جو بھی السابقون الاوّلون اور اصحاب الیمین ہونگے ہمارے معاشرہ میں انہی کی عزت و احترام ہے۔ علیٰ قدر مراتب۔ اور یہ پیر پرستی نہیں۔

خلفاء کا تقرر اللہ کریم خود اپنی قدرت نمائی سے فرماتا ہے۔ اس لطیف نکتہ کی وضاحت ہمارے خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ خوب فرما گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جو بھی قابل گوہر ہوگا اور جماعت کی قیادت کے اہل ہوگا۔ ہمارا حکیم و خبیر۔ قادر و توانا اسی کو چن کر جماعت کا امام بنا دے گا۔ یہ اس علام الغیوب کا کام ہے جو فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ کے پاک اور لطیف اصول کے مطابق خود اپنے ید قدرت سے یہ سارا انتظام فرماتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور پہلے خلفاء پر اس بارہ میں کچھ کم اعتراض ہوئے؟ اور تو اور اعتراض کرنے والے مسلمانوں نے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں چھوڑا کہ اپنے ہی عزیز و اقارب (حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علی رضوان اللہ علیہم) کی خلافت کے لئے راہیں ہموار کر گئے۔ نعوذ باللہ من ذالک اعتراض کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اسی قماش کے اعتراضات اب تک پہلوں پر بھی کئے جاتے ہیں۔ اور اس قسم کی نظریں قیامت تک یہ اعتراضات کرتی چلی جائیں گی۔ مگر خدا کے کام ان تدابیر سے رکا نہیں کرتے بلکہ پہلے سے بہت زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر اللہ بخش صاحب وغیرہ اکابر غیر مبائعین کے خطبات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے احباب کے جمود اور مایوس طبائع کو ابھارنے اور انہیں حوصلہ دینے اور احساسِ کمتری کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ ان کا حق ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ وہ عظیم الشان مصلح، جس پر اس کے آقا و متبوع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجے اور اپنی امت کو تاکید فرمائی کہ جب اس کا ظہور ہو تو ہر تکلیف برداشت کر کے اس کے پاس پہنچو اور میرا سلام کہو۔ اور اس کی سچی غلامی اختیار کرو۔ اور جس کی شان و اہمیت خود آنے والے نے یوں بیان فرمائی کہ :۔

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔ اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی ....."

اور جس نے اپنے نہ ماننے والوں پر یوں حسرت کا اظہار فرمایا :۔

"اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسی قدر قابل قبول ہو سکتے۔ لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں کہ حمایت کا دعوےٰ کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر ہو گئے۔ اب وہ اس خدا کو کیا جواب دیں گے جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے .... مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دیں گے۔ جو ابتدا سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے آئے ہیں۔؟ نہیں بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ

جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بعد سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح)

ایسے عظیم الشان مرسل اور مصلح کے متعلق بڑی جرأت اور بے باکی سے بار بار اس امر کی اشاعت کی جاتی ہے کہ اس کا ماننا جزوِ ایمان نہیں ہے۔ یہ افسوسناک اور حیرت انگیز جرأت مسیح موعود اور مہدی معہود کے اس فرمان کے علی الرغم کی جاتی ہے کہ

"وہ جس نے مجھے نہیں مانا اس نے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانا"

مومن کے دل سے، اس احساس کا مٹ جانا بہت فکر کا مقام ہے۔

یہ ہمارے بھائی ہزار اپنے عقاید کو نرم کریں اور ہزار اپنی روش کو مخالفین احمدیت کے قدموں پر لے جائیں خدا کی سنت یہی ہے کہ جب تک آپ امام الزمان اور مہدی دوراں کو سچ سچ منجانب اللہ اور مصلح وقت تسلیم کرتے ہیں مخالفین کی مخالفت اور ایذا سے ہرگز ہرگز بچ نہیں سکتے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ازلی قانون ہے۔ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا۔

یہ خدا کے بندے ہر چند احمدیت کی مخالفت کا سبب خلافتِ احمدیہ، حضرت محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے متبعین کے عقاید و اعمال کو قرار دیتے ہیں مگر خدا کے قانون کبھی پردوں میں چھپا نہیں کرتے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بڑھانے اور دنیا میں اعزاز پانے اور اپنے مقاصد میں کامیاب و کامگار ہونے کے ہزار جتن کر لیں کبھی دل کی مراد نہ پائیں گے کیونکہ ان کے ارادے برخلاف مشیتِ باری ہیں۔ خدائے قادر و ذوالجلال اور غیور کی تقدیر جو اس نے اپنے محبوب عبدِ صالح حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر ظاہر فرمائی وہ پوری ہو رہی ہے اور تا قیامت پوری ہوتی چلی جائے گی ؎

ماننے والے میرے بڑھ کے رہینگے تم سے
ہے یہ تقدیرِ خداوند کی تقدیروں سے

باینہمہ ہماری تو دن رات یہ دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے دستِ رحمت سے ہمارے ان بھائیوں کے دلوں کو قبولِ حق کے لئے کھول دے اور ان کی آنکھوں سے تمام پردے ہٹا دے جو خلافتِ حقہ احمدیہ کی بیعت میں روک بنے ہوئے ہیں آمین

ایک عظیم الشان جنگ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے جو لوگ حصہ نہیں لیں گے۔ وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ یہ کام خدا کا ہے۔ اور اس نے بہرحال ہو کر رہنا ہے۔"

خوش قسمت ہیں وہ مجاہدینِ تحریکِ جدید جنہوں نے چندہ تحریکِ جدید کے سالِ نو کے وعدے بھجوا دیئے اور ان سے بھی زیادہ خوش قسمت وہ ہیں جو ادا کر کے السابقون الاولون میں شامل ہو گئے۔ ہر دو گروہوں کے نام مع وعدہ جات اور ادائیگی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھیج دئے گئے ہیں۔ مزید برآں دعائے ختم القرآن وعید سعید کے مواقع پر تمام مجاہدینِ تحریکِ جدید و مہد بیداماں تحریکِ جدید کے لئے دعا کے لئے بذریعہ تار حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی خدمتِ سلسلہ قبول کر کے مزید خدمات کی توفیق عطا کرے اور ان کے ایمان اور نفوس و اموال میں بے حد درجہ برکات نازل فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان کے بعد پھر ایک فہرست دعا کے لئے پیش ہو گی۔ باقی احباب اس میں شرکت کی کوشش فرمائیں۔ جماعتیں ادنیٰ توجہ سے وعدہ جات بھجوا سکتی ہیں۔ لیکن بے توجہگی سے ثواب سے محروم رہتی ہیں۔ سو ایسی جماعتوں کو فوراً توجہ دے کر جلسہ سالانہ تک وعدہ جات بھجوا دینے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام احباب کو تحریکِ جدید کے جہاد میں زیادہ سے حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

مسلم عوام کیلئے لمحہ فکریہ (بقیہ صفحہ ۶)

کہ گویا اُفق سے روحانیت کا چاند طلوع ہوا ہے اور اسی وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ میں جماعت احمدیہ ربوہ کے دوستوں کو مبارکباد دوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا بلند پایہ امام دیا ہے......... مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے عہدِ خلافت میں احمدیہ تحریک کو بہت عروج حاصل ہو گا۔

موجودہ دور کے انسان کو ایک زندہ خدا کی تلاش ہے۔ اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (موجودہ امام جماعت احمدیہ۔ ناقل) کے محض چہرہ پر ایک نظر ڈالنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ زندہ خدا موجود ہے۔

ان چند سطور کے پیچھے میرا جذبہ یہ ہے کہ میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسا لیڈر عطا کیا ہے جس کی شخصیت ہر قسم کے تصنع سے بالاتر ہے۔ میں نے بہت سے مذہبی پیشوا دیکھے ہیں جو ملنے کے سات دنوں میں سے چھ دن اپنے جبہ و دستار اور ریش کے میک اپ پر صرف کرتے ہیں۔ یہاں میں نے اس کے الٹ سادگی دیکھی جو حقیقی روحانیت کی روح ہے۔ بناوٹ اور میک اپ کہیں کوسوں تک ان کے نزدیک نہیں گئی ... اور اس لئے ان کو محض دیکھنا ہی انسان کے اندر نورِ ایمان پیدا کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھے بتایا کہ یورپ کے دورے میں لوگوں نے ان سے کیا کیا سوالات کئے اور انہوں نے کیا کیا جوابات دئے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ان کے دورے کی کامیابی کا راز ان کی اپنی شخصیت میں تھا۔ یورپ کے لوگ بڑے قیافہ شناس بھی ہیں جس چہرے پر اتنی طمانیت برس رہی ہو اور اس قدر تقدس ہو جو میں نے حضرت صاحب کے چہرے پر دیکھا اس سے زیادہ موثر تبلیغ یورپ میں اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" (ہفت روزہ بدر ۲۵ وفا ۱۳۴۶ ہش)

مذکورہ تصویر کے دونوں رخوں میں سے پہلا رخ جہاں مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔ وہاں دوسرا رخ ان کے لئے دعوتِ فکر ہے۔!!

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

زکوٰۃ

ایک شرعی فریضہ ہے۔ اور صاحبِ نصاب افراد کے لئے سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔ احباب جلد توجہ فرمادیں

ناظر بیت المال قادیان

موصی صاحبان سے ایک ضروری گزارش

دفتر ہذا کی طرف سے موصی صاحبان کی خدمت میں مئی تا نومبر سات ماہ کی وصولی چندہ حصہ آمد کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ اور جن موصیوں کے ذمہ معمولی بقایا تھے ان سے یہ درخواست کی جا چکی ہے کہ وہ جلد ان بقایا کی ادائی کی طرف توجہ فرمادیں

اسی طرح موصیوں کے ذمہ غیر معمولی بقایا ہیں انہیں رجسٹرڈ نوٹس بھجوائے جا رہے ہیں جن کے ساتھ بقایا کی تفصیل بھی ارسال کی جا رہی ہے۔ یاد رہے کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ کے چندہ کے برابر بقایا ہو جائے دفتر ہذا کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ نوٹس دے کر بقایا کی ادائی کی درخواست کرے اور اگر ایک معین مدت کے اندر اندر بقایا کی رقم وصول نہ ہو تو ایسے موصیوں کی وصیتوں کو منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز کے سامنے پیش کرے۔

سو ایسے غیر معمولی بقایا داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ معینہ مدت کے اندر اندر بقایا ادا کرنے کی کوشش فرمادیں تا کہ ان کی وصیتیں منسوخ ہونے سے بچ جائیں۔

وصیت ایک مقدس عہد ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ نظامِ وصیت میں شامل ہونے کے لئے ایک موصی اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے۔ اور اس عہد کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ موصی اپنی ذاتی ضروریات کو پیچھے ڈال کر بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے حصہ آمد ادا کرتا رہے گا۔ اور خوش قسمت ہے وہ موصی جو ہر ممکن کوشش سے مرتے دم تک اپنے اس عہد کو پورا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام موصی صاحبان کو توفیق بخشے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے چندے ادا کرنے کی توفیق پاتے رہیں۔ آمین

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ولادت مکرم ڈاکٹر سید آفتاب احمد صاحب ایف آر سی ایس مقیم کینیڈا خلف محترم شاہ محمد توحید صاحب ساکن ارول صوبہ بہار) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ اخا (اکتوبر) ۱۳۴۷ ہش کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ آپ جناب محمد اطہر صاحب ملک ڈی ایس پی پٹنہ کے داماد اور جناب ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی، پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی کے اقارب میں سے ہیں۔ آپ نے مفیدہ اعانت بدر ...

چندہ وقفِ جدید کی

سَو فیصدی یا نوّے فیصدی ادائیگی کرنیوالی جماعتوں کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بغرضِ دُعا فہرست ارسال کر دی گئی ہے

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے تحریک وقفِ جدید کا چندہ سو فیصدی یا نوّے فیصدی ادا کر دیا ہے۔ ان جماعتوں کے صدر و سیکرٹریانِ مال کے اسماءِ گرامی کے علاوہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل۔ مولوی سراج الحق صاحب۔ مولوی ابوالوفاء صاحب۔ مولوی فیض احمد صاحب۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کے نام بھی ان کی حُسنِ کارکردگی کی وجہ سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں بغرضِ دُعا پیش کرتے ہوئے اخبار میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

احباب کرام ان سب کارکنان اور چندہ دہندگان کے لئے دُعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص و اموال میں برکت ڈالے اور ان کی جملہ مشکلات کو دُور فرمائے۔

ایسی جماعتیں جو اب تک سو فیصدی ادائیگی نہیں کر سکیں انہیں چاہیئے کہ وہ بھی اپنی بیدار مغزی کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا ہے:

"مَیں درخواست کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ جماعت اس کی طرف فوری توجہ دے گی۔ اور ..... دسمبر سے پہلے پہلے تمام وعدے پُورے ہو جائیں گے۔ اطفال کے بھی اور جو بڑوں کے وعدے ہیں وہ بھی۔ اس میں کافی کمی ہے۔"

پس وہ جماعتیں جنہوں نے نوّے فیصدی ادائیگی کی ہے وہ بھی سو فیصدی وصولی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور جن جماعتوں کے ذمہ اس سے زیادہ بقائے رہ گئے ہوں اُن کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پُورے طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے آمین۔

مکرم سید بدر الدین احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید — قادیان
محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ — "
" سلیمہ بشریٰ صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ — "
مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب — حیدرآباد
" محمد احمد صاحب غوری — "
" محمد عبدالحفیظ صاحب سیکرٹری وقف جدید — "
" حافظ صالح محمد الہ دین صاحب — سکندرآباد
" سیٹھ حسن محمد صاحب صدر جماعت — چنتہ کنٹہ
" عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال — "
" محمد قاسم صاحب صدر — اڈکور
" عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال — "
" قریشی نذیر احمد صاحب صدر — تیماپور
" محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال — "
" عبدالکریم صاحب نور صدر — داودرگ
" عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال — "
" سید مدار صاحب صدر — شموگہ
" میر عبدالجلیل صاحب سیکرٹری مال — "
" حضرت صاحب منڈاسگر صدر — ہبلی
" ایم محمد عثمان صاحب — سورب
" سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر — یادگیر
" محمد امام صاحب غوری سیکرٹری مال — "
" بی ایم بشیر احمد صاحب — بنگلور
" محمد سلیمان صاحب بی۔ اے صدر — بمبئی
" عبدالرزاق صاحب سیکرٹری مال — "
" خانبہادر مولوی محمد سہیل صاحب صدر — مدراس
" حسن محمد صاحب جعفری — "

مکرم محمد رفیق صاحب سیکرٹری مال — مدراس
" ایم۔ اے۔ ایس عبدالقدیر صاحب صدر — ستناکولم
" اے عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال — "
" شیخ قاسم داؤد صاحب صدر — ساؤنت واڑی
" ایس ایم یوسف صاحب سیکرٹری مال — "
" کے ایم محی الدین صاحب صدر — کوڈالی
" وی۔ پی محمد صاحب سیکرٹری مال — "
" ایم اے اشرف صاحب — ایرناکولم
" کے ایم ابراہیم صاحب صدر — ابراپرم
" اے کوجو احمد صاحب سیکرٹری مال — "
" این حمید صاحب صدر — کیناٹور
" پی عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال — "
" ایس۔ سی محمد صاحب صدر — کوڈی باٹھور
" اے کے محمد صاحب سیکرٹری مال — "
" سی کے علوی صاحب صدر — پتریرم
" سی ابوبکر صاحب سیکرٹری مال — "
" ایم ابراہیم صاحب صدر — پینگاڈی
" پی احمد صاحب سیکرٹری مال — "
" ٹی کے ویران کٹی صاحب صدر — کیرولائی
" کنجالن کٹی صاحب سیکرٹری مال — "
" ضمیر احمد صاحب صدر — امروہہ
" ریاض احمد صاحب سیکرٹری مال — "
" سید وزارت حسین صاحب — اودین
" غلام احمد صاحب کمپونڈر — چترگاؤں
" محمد سلیمان خان صاحب صدر — انبیٹہ
" بی ایچ اسماعیل صاحب صدر — مرکرہ

مکرم ایم عبیداللہ صاحب سیکرٹری مال — مرکرہ
" محمد باشو میاں صاحب صدر — وڈمان
محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ عبدالمجید صاحب — کھڑک پور
مکرم مولوی نور الدین صاحب وکیل — شوراپور
" عبدالجبار صاحب — انڈومان
" نذیر احمد صاحب — "
" امیر داؤد صاحب — لونڈا
" عبدالمنان صاحب — گندھی گواڈ
" اے اے خان صاحب — بیلگام
" عبدالغنی صاحب — "
" امام حسین قاسم صاحب — نندگڑھ
" جمیل احمد صاحب — کورنچ
" محمد معین الدین صاحب صدر — ظہیرآباد
" شیخ علی صابر صاحب سیکرٹری مال — "
" محمد مجید صاحب سولیجہ صدر — کانپور
" محمد احمد صاحب سولیجہ سیکرٹری مال — "
" مولوی بشیر احمد صاحب فاضل — دہلی
" قاضی محمد ظہیر الدین صاحب — علی پور کھیڑہ
" مرزا امیر بیگ صاحب صدر — گونڈہ
" عبدالرزاق صاحب سیکرٹری مال — "
" منشی عبداللطیف صاحب — سردارنگر
" مستری غلام رسول صاحب — بجبہ
" حاجی بشیر احمد صاحب صدر — بجولپورہ
" محمد حنیف صاحب احمدی صدر — کمہریا
" محمد یٰسین صاحب سیکرٹری مال — "
" اسرار محمد صاحب و انوار محمد صاحب — راٹھ
" ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب — فیض آباد
" محمد یوسف صاحب — "
محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ — میرٹھ
مکرم نور الدین صاحب — انجولی
" سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ — رانچی
" مولوی عبدالسلام صاحب — مہولی (مونگھیر)
" سید عبدالجبار صاحب سیکرٹری مال — "
" سید فضل احمد صاحب — مظفرپور
" ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب — اردل
" سید فیروز الدین صاحب — بھاگلپور
" محمد قربان صاحب بکوڑ — بکوڑ
" عبدالعزیز صاحب — "
" ماسٹر محمد عثمان صاحب احمدی سیکرٹری کلال — بلاری
" پروفیسر اختر احمد صاحب اورینوی — پٹنہ
" سید محمد نور عالم صاحب — کلکتہ
" سید محمود علی صاحب — کرنول
" عبدالسلام صاحب — بنارس
" سیٹھ بشیر احمد صاحب — لکھنؤ
" ماسٹر محمد شمس الدین صاحب — گانشلہ
" محمد لطیف الرحمٰن صاحب — چودہ کلاٹ
" غلام مصطفےٰ صاحب — "
" بشیر خان صاحب صدر — کیرنگ
" آفتاب الدین صاحب سیکرٹری مال — "
" غلام احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید — "

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر — کرڈاپلی
" ایس ایچ قمر علی صاحب سیکرٹری مال — "
" ڈاکٹر مرزا آدم علی صاحب — نیاگڑھ
" مولوی محمد فرقان علی صاحب — پینکال
" شیخ علی احمد صاحب — پوری
" عبدالسبحان صاحب صدر — درشٹی نگر
" محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال — "
" ماسٹر عبدالرزاق صاحب — بھدرواہ
" چوہدری بشیر احمد صاحب — کالا بن چارکوٹ
" پروفیسر مبارک احمد صاحب — سرینگر
" حاجی خواجہ عبدالغنی صاحب صدر — بانڈی پورہ
" غلام محمد صاحب سیکرٹری مال — "
" راجہ مظفر خان صاحب — سُندرباڑی
" ایس کے محمد احسان صاحب صدر — مانڈوجبن
" عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال — "
" مسعود عالم صاحب — بلہیر
" جمیل احمد صاحب — "
" محمد بشیر صاحب — گوا
" سید موسیٰ صاحب — "
" وزیر احمد صاحب — مسکرا
" قریشی محمد سلیمان صاحب — بھاکڑاڈیم
" ظہور الدین صاحب — لیسنر
" اسلم خان صاحب — سمور

سونگھڑہ

مکرم سید شبیر الدین احمد صاحب مع اہل و عیال — ۵۰-۵۰
" سید یعقوب الرحمٰن صاحب " " — ۱۸۵-۰۰
" مولوی سید غلام الدین احمد صاحب قادری " — ۲۲-۰۰
" سید برہان الدین احمد صاحب ایم اے سی " — ۲۰-۰۰
" سید احمد رضی اللہ صاحب — ۶-۰۰
" محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ سید احمد رضی اللہ صاحب — ۶-۰۰
" سید عبید السلام صاحب مع اہلیہ — ۱۲-۰۰
" سید نصیر احمد صاحب ابن عبید السلام صاحب — ۶-۰۰
" سید تنویر احمد صاحب " " " — ۶-۰۰
" سیف الدین صاحب — ۲-۰۰
محترمہ مصدقہ خاتون صاحبہ اہلیہ سیف الدین صاحب — ۲-۰۰
مکرم خورشید احمد صاحب ابن سیف الدین صاحب — ۱-۰۰
" قمر الدین صاحب " " " — ۱-۰۰
" خالد احمد صاحب " " " — ۱-۰۰
" مولوی سید مذکر الدین صاحب مع اہل و عیال بلانگیر — ۱۱-۰۰
" سید فیاض الدین صاحب ولد سید غلام الدین صاحب قادری — ۶-۰۰
محترمہ شفقت النساء صاحبہ والدہ " " — ۶-۰۰

نوٹ: دفتر کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہر ماہ سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست بغرضِ دُعا حضور کی خدمت میں پیش کی جاتی رہی ہے۔ اور اب سال کے اختتام میں یہ فہرست، دوبارہ مکمل کر کے پھر حضور کی خدمت میں بغرض دعا ارسال کی گئی فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اِداریہ .... بقیہ صفحہ ۲

میں یہ احمدی ہی تھے جنہوں نے اسرائیل کے صدر کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا اور اب بھی مناسب طریق پر تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری ہے۔

اگرچہ مشبستان کے مقالہ نویس کی جماعت احمدیہ پر بہتان طرازی کا مدلّل جواب بدر کی اشاعت مورخہ ۵ فتح میں دیا جاچکا ہے۔ تاہم الجمعیۃ کا یہ شذرہ بجائے خود ایک مسکت جواب ہے اُن معترضین اور بہتان طرازی کرنے والوں کے لئے جو جماعت احمدیہ کے حق میں ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓـًٔا کے مرتکب ہوتے ہیں ——!!

باقی جہاں تک فلسطین پر یہود کے قبضے کا تعلق ہے ہمارا ایمان ہے کہ یہ ایک عارضی قسم کا قبضہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے خاص تصرف اور محض انذاری پیشگوئیوں کے ماتحت ہوا ہے۔ تاہم ۱۹۴۸ء میں جب مغربی طاقتوں کی سازش سے مملکت اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو قبل از وقت پیش آمدہ ایسے خوفناک حالات سے واشگاف الفاظ میں متنبہ کر دیا تھا۔ اور ساتھ ہی بعض قسم کی ٹھوس اور عملی تجاویز بھی بتا دی تھیں جن پر اگر عمل کیا جاتا تو اس المیہ کی تلافی ممکن تھی۔ مگر افسوس کہ نہ اس وقت ان باتوں پر توجہ دی گئی اور نہ اب اسرائیل کے ہاتھوں کاری ضرب لگنے پر بھی عرب دُنیا کو اس کی اہمیت کا احساس ہو رہا ہے۔ نتیجہ خیز منصوبہ بندی کے تحت تلافی تو در کنار مصر میں گھر کے چراغ ہی گھر کو جلا دینے کے درپے ہیں۔ ایک طرف مصر کے اندر اسرائیل کے لئے کام کرنے والے ایسی حرکات کر رہے ہیں اور دُوسری طرف باوجود ایک ہیبت ناک مصیبت سر پر موجود ہونے کے ابھی تک عربوں میں کامل اتحاد ہی عمل میں نہیں آرہا ——!!
خدا کرے کہ اُمتِ مسلمہ پر یہ جو ابتلائی دور ہے وہ جلد ختم ہو اور خدا تعالیٰ غیب سے ایسے سامان کرے جس سے مایوسی کے یہ سب بادل چھٹ جائیں ۔

احمدیہ ہجری شمسی کیلنڈر

ہجری شمسی تقویم کے مطابق نظارت دعوت و تبلیغ قادیان نے احمدیہ کیلنڈر شائع کیا جس میں یہ خصوصیات ہیں :

- منارۃ المسیح و مسجد اقصیٰ کی تصویر ہے۔
- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات ہیں۔
- ہجری شمسی مہینوں کے نام اور ان کی وجہ تسمیہ اور کوائف درج ہیں۔
- جنوبی ہند والوں کی سہولت کے پیش نظر کیلنڈر کی تاریخیں، دن وغیرہ انگریزی حروف و عبارت میں لکھے گئے ہیں۔
- کیلنڈر دیدہ زیب۔ خوشنما اور اعلیٰ قسم کے کیلنڈر پیپر پر شائع کیا گیا ہے۔ اوپر نیچے ٹین کی پتریاں لگائی گئی ہیں۔ کیلنڈر میں دو تین رنگ دئے گئے ہیں۔
- ان سب خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت پچاس پیسے رکھی گئی ہے۔
- جملہ عہدیداروں کو خیال رکھنا چاہیئے کہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں اور جماعتوں میں ایسے کیلنڈر آویزاں کئے جائیں۔ جماعتیں احباب سے پوچھ کر مطلع کریں کہ کتنی تعداد میں ان کو بھجوائے جائیں۔ کیلنڈر جلسہ سالانہ پر قادیان میں دستیاب ہو سکے گا۔ انیز بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جاسکتا ہے۔ اخراجات پیکنگ و ڈاک بذمہ خریدار ہوں گے۔
- ایک کیلنڈر ڈاک کے ذریعہ بھجوانے پر پچھتر پیسے کا پڑے گا۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں اخراجات ڈاک کم ہوں گے۔
- کیلنڈر ۳۰ × ۲۰ سائز کے کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔

احباب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہجری شمسی تقویم کو فروغ دینے کے لئے زیادہ تعداد میں خریدیں۔ اور ہر گھر، دارالتبلیغ اور انجمن کے دفاتر وغیرہ میں آویزاں کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

مکرم محمد احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جمشید پور کی آنکھ میں چند روز سے تکلیف ہے۔ نیز اُن کے والد صاحب محترم محمد سلیمان صاحب صوبائی امیر بہار ایک حادثہ کی وجہ سے کئی ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ اور ابھی تک چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو مخلص کارکنوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

(۲)۔ مکرم ایم ایم عبدالرحیم صاحب ساکن ایرناکلم کے والد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب دل کے عارضہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب اُن کی مکمل اور عاجل شفایابی کے لئے دُعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر تعلیم قادیان

"بدر" کا آئندہ پرچہ جلسہ سالانہ نمبر ہوگا

مورخہ ۲ و ۹ صلح (جنوری) کی دونوں اشاعتوں کو ملا کر قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر "بدر" کا خاص پرچہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ۲ صلح کا پرچہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل دو ہفتے باقی ہیں مگر چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں متوقع بجٹ اور متوقع اخراجات کے مقابل پر تاحال وصولی بہت کم ہوئی ہے اسلئے جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان